صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعۃ المبارک مورخہ 25 مارچ 2011ء بمطابق 19 ربیع الثانی 1432 ہجری صبح گیارہ بجکر تینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَـٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ o فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ o ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ۔

(ترجمہ): اور یہ کافر (باہم) یہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کو سنو ہی مت اور اگر (پیغمبر سنانے لگیں تو) اس کے بیچ میں غل مچا دیا کرو شاید (اس تدبیر سے) تم ہی غالب رہو۔ سو ہم ان کافروں کو سخت عذاب کا مزہ چکھا دیں گے اور ان کو ان کے (ایسے) برے برے کاموں کی سزا دیں گے۔ یہی سزا ہے اللہ کے دشمنوں کی یعنی دوزخ ان کیلئے وہ ہمیشگی کا مقام ہوگا اس بات کے بدلہ میں کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کیا کرتے تھے۔

وآخِرُ الدَّعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ 'کوئسچنز آور' ۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: محترم سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr. Speaker: After 'Question`s Hour'…

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔

جناب سپیکر: جی بی بی، 'کوئسچنز آور' کے بعد۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: 'Question`s Hour': Malik Qasim Khan Khattak Sahib. Not present. Badshah Salih Sahib, not present. Mufti Kifayatullah Sahib, not present. Again Mufti Kifayatullah Sahib, not present. it lapses. Again Mufti Kifayatullah Sahib. Not present, it lapses. Again Mufti Kifayatullah Sahib, not present. Again Mufti Kifayatullah Sahib, not present. Ms. Noor Sahar Bibi, Question number ji?

محترمہ نور سحر: سر، ما له یو پینځه منټه را کړئ۔

جناب سپیکر: هن جی؟

محترمہ نور سحر: سر، اوس را غلم، پینځه منټه را کړئ۔

جناب سپیکر: Satisfied یے؟

محترمہ نور سحر: نه سر، زهٔ یو کوئسچن به کومه خو یو پینځه منټه را کړئ۔

جناب سپیکر: یو دوه گھنټے لیټ هم شروع شو او تهٔ اوس هم وائے، پینځه منټه را کړه۔

محترمہ نور سحر: د هال نه اوس را غلم۔

جناب سپیکر: Again نور سحر بی بی! دا خو تهول ستا دی او تهٔ بیا د اجلاس نه پس بیا راشه نو ځان له به ستا اجلاس اوچلوؤ۔

محترمہ نور سحر: سر، دا اوشو، دا کوئسچن مے راواویستو۔ سر کوئسچن نمبر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوم کوئسچن دے؟

محترمہ نور سحر: سوال نمبر 101 دے۔

جناب سپیکر: جی۔

* 101 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر صنعت و حرفت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ صوبے میں نئی صنعتیں لگانے کی منظوری یا این او سی دیتا ہے؛

(ب) صوبے میں صنعتوں کی بہتری اور نئی صنعتیں لگانے کیلئے کیا مراعات اور اقدامات کئے گئے ہیں، گزشتہ پانچ سالوں کی سالانہ اوسط صنعت وائز اور ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(ج) وفاق سے اجازت لینے کیلئے کتنے کیسوں کی سفارش کی گئی ہے، نیز گزشتہ پانچ سالوں کے دوران وفاق کے پاس کتنے کیس التواء میں پڑے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید احمد حسین شاہ (وزیر صنعت و حرفت): (الف) جی نہیں، محکمہ صنعت سے صنعتوں کے قیام کیلئے منظوری یا این او سی لینے کی ضرورت نہیں اسلئے کہ وفاقی حکومت نے صنعتیں لگانے کیلئے این او سی کی شرط ختم کر دی ہے ماسوائے وہ صنعتیں جو کہ کرنسی نوٹوں کی چھپائی، تابکار مواد، دھماکہ خیز مواد، اسلحہ سازی اور الکحل سے متعلق ہوں، ان کی منظوری یا این او سی وفاقی حکومت کی اجازت سے مشروط ہے۔

(ب) جی ہاں، موجودہ حکومت صوبے میں صنعتوں کی بہتری کیلئے وفاقی حکومت سے خصوصی ترغیبات کے حصول کیلئے کوششیں کر رہی ہے جس کے نتیجے میں وزیر اعظم پاکستان نے اعلان پشاور میں ان ترغیبات کا اعلان کیا جن میں چیدہ چیدہ ترغیبات درج ذیل ہیں:

1۔ دہشت گردی سے زیادہ متاثرہ علاقوں کیلئے مئی تا ستمبر 2009ء تک تمام یوٹیلٹی بلز معاف کر دیئے۔

2۔ ٹیکس گوشوارے جمع کرنے کی تاریخ میں 31 جنوری سے 30 جون 2010ء تک توسیع دی گئی۔

3۔ ٹیکسوں کو جمع کرنے کی تاریخ میں توسیع دی گئی۔

4۔ دہشت گردی سے زیادہ متاثرہ علاقوں کی ایکسائز ڈیوٹی میں مکمل چھوٹ دی گئی ہے جبکہ نیم متاثرہ علاقوں کو 50% رعایت دی گئی ہے۔

5۔ کاروباری طبقہ کو یوٹیلٹی بلز میں سیلز ٹیکس اور ود ہولڈنگ ٹیکس میں چھوٹ دی گئی ہے۔

6۔ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار کے فروغ کیلئے کم شرح سود پر قرضے دیئے جائیں گے۔ اس پیکج میں بہتری کیلئے صوبائی حکومت وفاقی حکومت سے رابطے میں ہے۔ اس کے علاوہ SDA اور SIDB موجودہ صنعتی بستیوں میں سہولیات کی فراہمی بہتر بنانے اور نئی صنعتی بستیوں کے قیام پر کام کر رہے ہیں، نیز صوبائی حکومت نے 06-2005 کے بجٹ میں صنعتی بستیوں میں واقع صنعتوں کو پانچ سال کیلئے

پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ کر دیا تھا جس میں مزید توسیع کی جارہی ہے جبکہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبے میں چالیس نئے کارخانے لگ گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ خیبر پختونخوا میں بننے والے نئے کارخانوں کی تفصیل

نمبر شمار	کارخانے کا نام	ضلع	نمبر شمار	کارخانے کا نام	ضلع
1	میسرز طیب بیوریجز	پشاور	21	میسرز مجاہد سٹیل پرائیویٹ لمیٹڈ	ہری پور
2	میسرز زہیل فارما	پشاور	22	میسرز اے آر پراسسنگ انڈسٹری	ہری پور
3	میسرز اوساکا کارپوریشن	پشاور	23	میسرز اسلام آباد سٹیل	ہری پور
4	میسرز پرائم فارما	پشاور	24	میسرز جنومن فارما	ہری پور
5	میسرز وودو فوڈ	پشاور	25	میسرز ویدر فولڈ فارما	ہری پور
6	میسرز ٹوسٹار میچ	پشاور	26	میسرز نمرہ سٹیل	صوابی
7	میسرز ٹاپ سٹار میچ	پشاور	27	میسرز مروہ سٹیل	صوابی
8	میسرز فرنٹیئر میچ	پشاور	28	میسرز ناظم سٹیل	صوابی
9	میسرز شیر میچ	پشاور	29	میسرز آرجے سٹیل ملز	صوابی
10	میسرز آر اے سٹیل ملز	پشاور	30	میسرز جعفر انڈسٹریز	صوابی
11	میسرز انٹرنیشنل پیکجز	پشاور	31	میسرز الفا پائپ	صوابی
12	میسرز وینس میچ	پشاور	32	میسرز تربیلہ سٹیل مل	صوابی
13	میسرز امین فرنیچرز	پشاور	33	میسرز چارمنگ فلور ملز	صوابی

14	میسرز ولی فرنیچرز	پشاور	34	میسرز تربیلہ ماربل	صوابی
15	میسرز سٹی آرمز	پشاور	35	میسرز خالد ماربل	صوابی
16	میسرز رائل آرمز	پشاور	36	میسرز صوابی ماربل	صوابی
17	میسرز زاہد اینڈ ہارون آرمز	پشاور	37	میسرز اتمان کولڈ سٹوریج	صوابی
18	میسرز پاکستان آرمز انجینئرنگ	پشاور	38	میسرز اے کے کیمیکل انڈسٹری	صوابی
19	میسرز نیو پشاور فلور ملز	پشاور	39	میسرز رحمان سلک	صوابی
20	میسرز پولی انڈسٹری	ہری پور	40	میسرز ولید ماربل	صوابی

(ج) جی نہیں، چونکہ حکومت کی پالیسی ہے کہ وہ خود کارخانے نہیں لگاتی بلکہ نجی شعبہ کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔اس سلسلے میں وفاق سے کسی کیس کی سفارش نہیں کی گئی اور نہ کوئی کیس زیرالتواء ہے۔

Mr. Speaker: Ji, any supplementary?

محترمہ نورسحر: یس سر۔ سر، میں نے ان سے یہ کوئسچن کیا ہے کہ یہ فلور مل، کولڈ سٹوریج اور پولٹری فارم پر جو پابندی لگائی گئی ہے تو اب تک انہوں نے یہ پابندی کیوں نہیں ہٹائی، اس کیلئے ان کو کوئی کوشش نہیں کرنی چاہیئے؟

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر انڈسٹریز، احمد حسین شاہ صاحب۔ وارنٹ بھیجیں اس منسٹر صاحب کو، ابھی ادھر کہیں نظر آرہے تھے اور ابھی غائب ہیں۔ اس کو پینڈنگ رکھتے ہیں، منسٹر صاحب کہیں، جی، Next نورسحر بی بی۔

محترمہ نورسحر: کوئسچن نمبر 86۔

جناب سپیکر: جی۔

* 86 _ محترمہ نورسحر: کیا وزیر اوقاف، حج ومذہبی امور از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ اوقاف میں افسران واہلکاروں کی بھرتی وتعیناتی خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر کی جاتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ محکمہ میں تعینات افسران / اہلکاروں کے نام، گریڈ، پروموشن، اپ گریڈیشن کی نوعیت اور انکے عرصہ ملازمت کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ افسران / اہلکاروں کی تعیناتی وترقی دینے کے مجاز حکام کون ہیں، نیز ان پر کونسے سروس رولز لاگو ہوتے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب نمروز خان (وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

(ii) ویسٹ پاکستان اوقاف ڈیپارٹمنٹ (Delegation of Powers) سروس رولز 1960ء کے تحت BPS-01 تا BPS-07 تک اہلکاروں کی تعیناتی کیلئے ایڈمنسٹریٹر اوقاف مجاز ہے جبکہ ویسٹ پاکستان اوقاف سروس رولز 1962ء کے تحت BPS-10 تا BPS-16 اہلکاران کی تعیناتی کیلئے چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف مجاز ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: یس سر۔ سر، اس میں انہوں نے ایڈمنسٹریٹر اور چیف ایڈمنسٹر کا نام، کوئی فرق نہیں کیا کہ ان دونوں کے نام کیا ہیں اور دوسرا یہ ہے کہ درجہ چہارم کی بھرتی کیلئے اخبار میں جو اشتہار دیا گیا تھا تو اس کا سیریل نمبر 31 اور 32 وغیرہ نہیں بتایا۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر صاحب، اوقاف، حج و مذہبی امور۔

جناب نمروز خان (وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور): جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ یہ نام کا جہاں تک تعلق ہے تو ہمارے پہلے ایڈمنسٹریٹر صاحب کا ٹرانسفر ہو چکا ہے، ان کا انعام اللہ خان نام تھا اور ابھی نئے آئے ہیں ثاقب خان، دوسرا ہمارا سیکرٹری صاحب جو ہیں، ان کا نام احمد حسین ہے۔

جناب سپیکر: ابھی نئی اپوائنٹمنٹ ہوئی ہے؟

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: نہیں نہیں، اب ٹرانسفر ہوا ہے۔

جناب سپیکر: ٹرانسفر ہوا ہے۔ نور سحر بی بی، Next question -----

محترمہ نور سحر: سر، یہ درجہ چہارم کی بھرتی کے اخبار میں جو اشتہار دیئے گئے تھے، اس میں سیریل نمبر 31 اور 32 وغیرہ کدھر ہیں؟

جناب سپیکر: کیا ہے؟

محترمہ نور سحر: سر، یہ جو بھرتی کیلئے اشتہار میں دیا گیا ہے سیریل نمبر 31 اور 32 پر، اس کی ذرا ڈیٹیل بتادیں؟

جناب سپیکر: وہ تو آج کل ایمپلائمنٹ ایکسچینج والا چکر چل رہا ہے نا، اس میں-----

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: یہ کلاس فور-----

جناب سپیکر: ہاں؟

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: گریڈ ون سے لے کر سیون تک جو ہے نا، وہ ایڈمنسٹریٹر اوقاف مجاز ہیں، وہ ایڈورٹائز بھی کرتے ہیں پھر اس کی وہ کمیٹی بنا کے اس کی وہ سلیکشن کرتے ہیں جیسے باقی اداروں میں ہوتا ہے۔

Mr. Speaker: Okay. Ji, Again Noor Sahar Bibi.

محترمہ نور سحر: کوئسچن نمبر 85۔

جناب سپیکر: جی۔

* 85 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر اوقاف، حج، مذہبی امور از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ رجسٹرڈ شدہ مدارس اور مساجد کو فنڈ فراہم کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ مدارس / دار العلوم اور مساجد کی ضلع وائز تعداد بتائی جائے، نیز طلباء کی ضلع وائز تعداد بتائی جائے؛

(ii) مدارس / دار لعلوم اور مساجد کو 08-2007 اور 09-2008 والی امداد / فنڈز کی ضلع وائز مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب نمروز خان (وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور): (الف) محکمہ اوقاف از خود کسی مدرسہ یا مسجد کو فنڈ فراہم نہیں کرتا بلکہ صوبائی حکومت سے ملنے والی 'گرانٹ ان ایڈ' وزیر اعلیٰ صوبہ خیبر پختونخوا اور وزیر اوقاف و مذہبی امور کی ہدایات پر محکمہ اوقاف مدارس اور مساجد کو فنڈ فراہم کرتا ہے۔

(ب) (i) چونکہ مدارس کی رجسٹریشن کا فریضہ محکمہ صنعت و حرفت کے سپرد ہے لہذا محکمہ اوقاف یہ معلومات فراہم نہیں کر سکتا۔

(ii) مدارس / دار لعلوم اور مساجد کو 08-2007 اور 09-2008 میں ملنے والی امداد / فنڈز کی ضلع وائز تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

محترمہ نور سحر: یس سر۔ سر، (ب) پر فرسٹ کا جو پارٹ ہے، اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ "چونکہ مدارس کی رجسٹریشن کا فریضہ محکمہ صنعت و حرفت کے سپرد ہے لہذا اوقاف یہ معلومات فراہم نہیں کر سکتا"۔ سر، یہ کیوں انہوں نے لکھا ہے کہ فراہم نہیں کر سکتا، یہ تو ان کا ڈیپارٹمنٹ ہے، ان کو چاہیئے کہ یہ فراہم کر دیتے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب، آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: جناب سپیکر صاحب، یہ رجسٹریشن کا جو ہے، یہ ڈسٹرکٹ ڈیپارٹمنٹ کے پاس ہے تو وہ جو تعداد ہے یا رجسٹریشن کرتے ہیں، وہ ڈیپارٹمنٹ علیحدہ ہے، اسلئے اس کا اوقاف سے کوئی تعلق نہیں ہے تو اب اسکے کوئی فگرز ہم مہیا نہیں کر سکتے ہیں، اگر یہ چاہتی ہیں تو ہم ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو لکھ دیتے ہیں کہ ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ کوئسچن آپ Repeat کریں تاکہ دوسرا محکمہ ہے، ان سے ہم جواب لے لیں۔

جناب عطیف الرحمان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، عطیف الرحمان صاحب، سپلیمنٹری کوئسچن جلدی کریں۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب، په سوال 85 کښې چه کوم دے، زمونږ په دے حیات آباد کښې یو مدرسه ده چه هغې ته دوئ لس لکهه روپئ یوے مدرسے ته ورکړی دی جی، دس لاکھ روپے تعمیر مسجد دارالقرآن کو دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: نمبر څه دے، په کوم سیریل باندے دے؟

جناب عطیف الرحمان: دا جی په سیریل 42 باندے جی، 42 په پشاور کښې۔

جناب سپیکر: 42 په پشاور کښې نو تاسو څه وایئ چه ولے ئے ورکړے دی؟

جناب عطیف الرحمان: او مونږ دا وایو جی چه په پیښور کښې نورے هم داسے ډیرے غریبے مدرسے دی چه د هغے څه مالی آمدن نشته نو پکار دا ده چه په دیکښے زمونږ سره لکه د لوکل ایم پی ایز سره کنسلټیشن کیږی او د دوئ په دغه باندے ورکوی نو هغه به بهتره وی جی۔

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر اوقاف، حج ومذہبی امور: جناب سپیکر صاحب، دا رقم مخکښې په 2007 کښې ورکړے شوے دے نو هغه وخت کښې زمونږ حکومت نه وو، دا مخکښې ورکړے شوے دی دا پیسے، دس لاکھ دی بے شکه او دا ئے 2007 کښې ورکړے دی۔

جناب سپیکر: دا په 2007 کښې ورکړے شوے دی، ستاسو نه مخکښې ئے ورکړے دی۔ دا سے پکښې ممبر صاحب زمونږه علاقه کښې هم دا ډیرے ورکړے شوے دی۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔

جناب عطیف الرحمان: جناب سپیکر صاحب، دا کومو مدرسو له ورکوی چه دا دوئ رجسټرډ مدرسو له ورکوی او که نه غیر رجسټرډ مدرسو له ئے ورکوی؟

جناب سپیکر: هں جی؟

جناب عطیف الرحمان: دا کوم فنډنګ چه دوئ کوی کنه جی چه دا دوئ رجسټرډ مدرسو له ورکوی او که نه غیر رجسټرډ مدرسو ته هم ورکوی؟

جناب سپیکر: جی، آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر اوقاف، حج ومذہبی امور: جی دا دوباره دهراؤ کړئ سر۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر اوقاف، حج ومذہبی امور: او مدارس له دا په میرټ باندے ورکولے کیږی، په Need basis باندے چه کوم مونږه اماؤنټ تقسیم کوؤ ګرانټ ان ایډ، اصل کښې محکمه اوقاف د طرف نه دا امداد نه شی کولے نو د دے د پاره صوبائی حکومت مونږ ته ګرانټ ان ایډ راکوی او د هغے نه مونږ هغه اماؤنټ ورکوؤ مختلف مدرسو ته، په Need basis او په میرټ باندے ورکوؤ۔

جناب سپیکر: هغه که رجسټرډ وی او که نان رجسټرډ وی، دواړو له ورکوئ؟

وزیر اوقاف، حج ومذہبی امور: جی جی۔

جناب سپیکر: محترمہ نور سحر بی بی، Again، کوئسچن نمبر؟۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: او د اوقاف کمیټۍ ته ئے اولیږئ سر، هغوی به ئے Exhibit کړی۔

جناب سپیکر: یو ځل چه منسټر جواب ورکړی جی، بیا مخکښے نه ئے نمبر ورکوئ نو۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، بخښنه غواړم خو چه منسټر صاحب کوم جواب راکړو، د هغے د وجه نه یو سپلیمنټری کوئسچن رااوتلو جی۔ دا جی چه لسټ راغے، رجسټرډ مدرسو کښے خو دا ده چه د هغے ټوله ډیټا به مونږ سره وی او چه کوم رجسټرډ نه دی نو په هغے کښے دا نه ده چه، په دیکښے جی چرته نور Mala fide intention یا د کرپشن دغه کیږی نو زمونږه ریکویسټ دا دے چه په دے باندے خبره کول پکار دی، دا یو کمیټۍ ته ورکول پکار دی چه خالی رجسټرډ دغه ته راغی یا چه کوم رجسټرډ نه وی نو پکار ده چه رجسټر ئے کړی د فنډ د پاره جی۔ دا خو به ډیره ګرانه شی چه یو سړے به راشی، وائی به څوکنو کښے یا په متهرا کښے یو دغه دے جی، د هغے چیکنګ به څنګه کوئ؟

جناب سپیکر: او ښه ښه، اوس پوهه شو جی۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: ته څه وائے جی؟

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب، دیکښے ډیر کرپشن دے، دا کمیټۍ ته ریفر کړئ۔

جناب سپیکر: اوس منسټر صاحب چه څه وائی، د هغه خو تپوس اوکړو جی۔ جی منسټر صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): د منسټر صاحب نه مخکښے جی یوه خبره کول غواړمه۔

جناب سپیکر: بل منسټر صاحب پاڅیدو۔ پرون خو ما Ban لګولے دے۔

وزیراطلاعات: نه جی، چونکه هغوی به جواب ورکوی کنه جی۔

جناب سپیکر: نه جی، میاں صاحب!۔۔۔۔۔

وزیراطلاعات: دا خبره ډیره اهم ده جی، بس زهٔ وړه خبره کوم۔

جناب سپیکر: ما دوئ باندے، منسترانو صاحبانو باندے Ban لګولے دے۔ تاسو به کیبنټ کښے خبرے کوئ او په منسټر به زما۔۔۔۔۔

وزیراطلاعات: جناب! زهٔ د مسنټر په حیثیت نه، د دے ځائے د یو ایم پی اے په حیثیت د خپل فریاد خبره کوم په دے مسئله کښے او هغه په دے بنیاد باندے کوم چه د غیر رجسټرډ ډیرے خبرے نورے ورسره تړلی دی، دا خبره ارادتاً مونږه کوؤ، که فرض کړه غیر رجسټرډ خلقو ته ملاویږی نو بیا حکومت د دے خبرے کوشش ولے کوی چه مدرسے د رجسټرډ شی چه زهٔ غیر رجسټرډ مطلب دے سپورټ کوم نو بیا د رجسټریشن د پاره کوشش ولے اوکړم؟

جناب سپیکر: ٹھیک وایئ۔

وزیراطلاعات: پکار دا ده چه مونږ پرے خپله عمل اوکړو۔

جناب سپیکر: تاسو کمیټئ ته Favour کوئ۔ وزیر صاحب د هم پکښے۔۔۔۔۔

وزیراوقاف، حج ومذہبی امور: بالکل د دے د پاره کمیټی هم جوړه شوے ده، دا د کابینے کمیټی ده او په هغے کښے د مدارسو په ریفارمز باندے کار کیږی او Condition ئے پکښے دا ایښودے دے چه کوم مدرسے رجسټرډ وی نو هغوی ته د امداد ورکړے کیږی۔ انشاء الله هغه طریقه به کوؤ چه څنګه زمونږه کمیټئ فیصله اوکړله انشاءالله۔

جناب سپیکر: تاسو لږ سیریس شئ، دا Question matter لږ اهم دے۔ دے باندے کمیټی چرته ناسته ده اوس؟

وزیراوقاف، حج ومذہبی امور: په دیکښے د کابینے کمیټی ناسته ده۔

جناب سپیکر: کیبنٹ۔۔۔۔۔

وزیراوقاف، حج ومذہبی امور: د مدارسو د پاره کیبنټ کمیټی ده، هغے باندے اوس کار چلیږی، درے میټنګونه شوی دی او باقی کار په هغے باندے جاری دے لیکن په

هغے کبنے لا فیصلے نه دی شوے ، څه مرکز کبنے شوے دی او څه صوبائی لا پاتے دی جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں، وہ تو ہمیں کہتے ہیں کہ یہاں جو رجسٹرڈ مدارس ہیں، وہ لے آئیں، ان رجسٹرڈ کو ہم نہیں دیتے اور یہاں پر آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم نان رجسٹرڈ کو بھی دے رہے ہیں۔ ہمیں تو اس طرح کہہ رہے ہیں، ہم کس کی بات مانیں؟

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: جی جی۔

جناب سپیکر: وضاحت کریں، وضاحت کریں، اپنے بیان کی وضاحت کریں۔

وزیر اوقاف، حج و مذہبی امور: جناب، میں بتاتا ہوں، میں بتاتا ہوں۔ ہاں جناب سپیکر صاحب، جو مدارس رجسٹرڈ ہیں تو ان کو امداد دی جاتی ہے اور باقی جو رجسٹرڈ نہیں ہیں، ان کو امداد نہیں دیتے ہیں۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: بات تو اتنی تھی نا، Is it the desire of the House that the Question asked by the honorable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Voices: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may 'No'.

Voices: No.

جناب سپیکر: آواز تو Yes کی زیادہ آ رہی ہے۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: تو آپ Challenge کریں نا۔

Those who are in favour of it may rise in their seats, please.

یہ اتنی آواز جنوں کی تھی یا ان کی تھی؟

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: نہیں، یہ کچھ لوگ بھوت کی شکل میں ادھر بیٹھے ہیں، جن بھوتوں کی شکل میں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

(تحریک مسترد کی گئی)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it; the Question could not be referred to the concerned Committee. Again Noor Sahar Bibi, Question No, Question No?
Ms. Noor Sahar: Question No. 94.

جناب سپیکر: جی۔

* 94۔ محترمہ نور سحر: کیا وزیر ماحولیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ جنگلات غیر قانونی کٹائی پر کارروائی کرتا ہے اور مرتکب افراد سے جرمانہ بھی وصول کیا جاتا ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنے افراد پر جرمانہ عائد کیا گیا ہے اور کتنے افراد کے خلاف کیسز درج کئے گئے ہیں;

(ج) درج شدہ کیسز پر تاحال حکومت کا کتنا خرچہ آیا ہے، نیز اس وقت اس کی کیا پوزیشن ہے، ہر کیس کی ضلع وائز الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) یہ درست ہے۔

(ب) (i) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران محکمہ جنگلات نے 24748 افراد سے جرمانہ وصول کیا اور 32450 افراد کے خلاف کیسز درج کئے گئے ہیں۔

(ج) درج شدہ کیسز پر آمدہ خرچہ کی تفصیل اور ان کی موجودہ حالت کے بارے میں ضلع وائز تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?
Ms. Noor Sahar: No Sir, satisfied.
Mr. Speaker: Thank you.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

1255 _ ملک قاسم خان خٹک: کیا وزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں بیمار صنعتی یونٹس موجود ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) صوبے میں کل کتنے بیمار صنعتی یونٹس موجود ہیں، تمام شہروں اور صنعتوں کی تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) مذکورہ یونٹس کے بند ہونے کی تاریخیں فراہم کی جائیں؛

(iii) حکومت مذکورہ بیمار یونٹس کی بحالی کیلئے کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید احمد حسین شاہ (وزیر صنعت و حرفت): (الف) یہ بات درست ہے کہ صوبے میں بیمار صنعتی یونٹس موجود ہیں۔

(ب) (i) سرحد ڈیویلپمنٹ اتھارٹی، خیبر پختونخوا کی قائم شدہ صنعتی بستیوں میں بیمار صنعتوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	صنعتی بستی	بیمار صنعتی یونٹس
01	پشاور	49
02	حطار	91
03	گدون امازئی	138
04	نوشہرہ	4
	ٹوٹل	282

(ii) درست / صحیح ڈیٹا موجود نہیں۔

(iii) صوبے میں بیمار صنعتی یونٹس کے مسائل کو سمجھنے اور ان کی بحالی کیلئے نوٹفیکیشن نمبر SO II (IND) 3-13/2007 مورخہ 25 ستمبر 2007ء کے تحت سیکرٹری صنعت پختونخوا کی سربراہی میں ایک کمیٹی قائم کی گئی۔ اس کمیٹی کی مدد کیلئے پروانشل چیف سمیڈا پشاور کی سربراہی میں ایک اسپیشل ڈسک قائم کیا گیا جس میں ایس ڈی اے کو بھی نمائندگی حاصل تھی، جس نے صنعتی بستی پشاور سے بیمار صنعتوں کی بحالی کیلئے ایک رہبر منصوبہ شروع کیا۔ اس کی کاوشوں سے صنعتی بستی پشاور میں دس بیمار یونٹس بحال ہو چکے ہیں۔ باقی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

384 _ جناب بادشاہ صالح: کیا وزیر صنعت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ Undesirable Companies Ordinance کے تحت کارروائی کی جا سکتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مذکورہ آرڈیننس کے تحت جو کارروائی کی گئی ہے، کی تفصیل فراہم کی جائے؟

سید احمد حسین شاہ (وزیر صنعت و حرفت): (الف) اس سلسلے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ اگرچہ رولز آف بزنس (Rules of Business) 1985 کے صفحہ 42 پر انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ کے اختیارات میں شمار نمبر 13 پر Undesirable Companies Ordinance کا ذکر کیا گیا ہے لیکن حقیقتاً یہ قانون موجود نہیں ہے۔ یہ قانون کمپنیز آرڈیننس 1984 کے سیکشن 508 کے تحت شیڈول سات میں منسوخ ہو چکا ہے جس کی کاپی ایوان کو فراہم کی گئی۔

70۔ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع چترال میں گزشتہ دو سالوں کے دوران ونڈ فال اور سنو فال کیوجہ سے کتنی لکڑی ٹمبر مارکیٹ کو سپلائی کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) مذکورہ لکڑی کی فروخت سے حکومت کو حاصل شدہ آمدنی اور مقامی لوگوں کی رائلٹی کی تفصیل بمعہ نام اور پتہ فراہم کی جائے؟

جناب واجد علی خان (وزیر ماحولیات): (الف) گزشتہ دو سالوں کے دوران ونڈ فال سے برآمد شدہ لکڑی جو ٹمبر مارکیٹ چکدرہ لوئر دیر پہنچائی گئی ہے، کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام جنگل اور لاٹ نمبر	مقدار لکڑی (جو مارکیٹ سپلائی کی گئی)	کیفیت
01	دومیل کمپارٹمنٹ نمبر 1.2.6 لاٹ نمبر (573/M)	45312.00 مکسر فٹ	خشک استادہ اور گرے ہوئے درختاں
02	کولی گال کمپارٹمنٹ نمبر 1 لاٹ نمبر (574/M)	37056.00 مکسر فٹ	ایضاً
03	لنگوربٹ کمپارٹمنٹ نمبر 1,2,3 لاٹ نمبر (576/M)	70096.00 مکسر فٹ	ایضاً
04	سریگال کمپارٹمنٹ نمبر 1,2,3 (لاٹ نمبر) (577/M)	115726.00 مکسر فٹ	ایضاً
05	سریگال کمپارٹمنٹ نمبر	54773.00 مکسر فٹ	ایضاً

	(578/M)4,6,7لاٹ نمبر		
06	کواش کمپارٹمنٹ نمبر 1,2,3,4,لاٹ نمبر (595/M)	80532.23مکسر فٹ	ایضاً
07	کواش کمپارٹمنٹ نمبر5لاٹ نمبر(596/M)	18988.00مکسر فٹ	ایضاً
08	کشینڈیل کمپارٹمنٹ نمبر 1,2,3,4,لاٹ نمبر (597/M)	67286.32مکسر فٹ	ایضاً
09	دومیل کمپارٹمنٹ نمبر7,8,9 لاٹ نمبر(600/M)	0مکسر فٹ	ایضاً
10	دومیل کمپارٹمنٹ نمبر14 لاٹ نمبر(602/M)	18286.00مکسر فٹ	ایضاً
کل میزان		508055.55مکسر فٹ	

(ب) مذکورہ بالا لکڑی کی فروخت سے حکومت کو حاصل شدہ کل آمدنی میں سے 60% کی رقم رعایت کنندگان جنگل میں تقسیم کرنے کیلئے ڈسٹرکٹ ریونیو آفیسر چترال کو بذریعہ چیک دی گئی۔ ڈسٹرکٹ ریونیو آفیسر چترال رعایت کنندگان میں 60% رقم کی تقسیم کرتا ہے جبکہ 40% فیصد رقم سرکاری خزانے میں جمع کیا جاتا ہے جس کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

26۔ مفتی کفایت اللہ: کیا وزیر مال از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا ضلع مانسرہ کی حدود صوبہ گلگت بلتستان (شمالی علاقہ جات) سے ملحق ہیں؛

(ب) آیا ضلع مانسرہ اور گلگت بلتستان کے درمیان کوئی متنازعہ علاقہ ہے، متنازعہ علاقہ کا رقبہ کتنا ہے اور اس کی حدود اربعہ کیا ہے؛

(ج) حکومت نے اس متنازعہ علاقے کو حل کرنے اور اپنا حق جتانے کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(اس سوال کا جواب محکمہ کی طرف سے موصول نہیں ہوا)

27۔ مفتی کفایت اللہ: کیاوزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیاپٹواریوں اور تحصیلداروں کے خلاف مقدمات موجود ہیں;

(ب) گزشتہ تین سالوں میں کتنے پٹواریوں اور تحصیلداروں کے خلاف شکایات پر عدالتوں میں مقدمات درج کئے گئے ہیں;

(ج) آیا محکمہ نے پٹواریوں اور تحصیلداروں کے خلاف محکمانہ کارروائی کی ہے ہر ایک کی تفصیل ایئر وائز اور ضلع وائزفراہم کی جائے۔ نیز عدالت کے فیصلہ شدہ اور زیر التواء کیسز کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

(اس سوال کا جواب محکمہ کی طرف سے موصول نہیں ہوا)

38۔ مفتی کفایت اللہ: کیاوزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا ضلع مانسرہ میں حسب ضرورت پٹواری بھرتی کئے جاتے ہیں;

(ب) سال 2002ء سے اب تک کتنے پٹواری بھرتی کئے گئے ہیں، ان کی میرٹ لسٹ فراہم کی جائے;

(ج) مذکورہ سالوں میں بھرتی ہونے والے پٹواریوں کے نام، ولدیت، سکونت اور شناختی کارڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(اس سوال کا جواب محکمہ کی طرف سے موصول نہیں ہوا)

39۔ مفتی کفایت اللہ: کیاوزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا ضلع مانسرہ میں ہر حلقہ پٹوار کیلئے آٹھ ہزار ایکڑ رقبہ مختص ہے;

(ب) مذکورہ ضلع میں کتنے حلقہ پٹوار ہیں اور ان حلقوں میں کتنے حلقہ پٹوار آٹھ ہزار ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہیں اور کتنے حلقہ پٹوار مطلوبہ رقبے سے کم یا زیادہ ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(اس سوال کا جواب محکمہ کی طرف سے موصول نہیں ہوا)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ایک منٹ جی، یہ اجلاس Complete ہو جائے، یہ چھٹیاں دے دیں آپ ان لوگوں کو۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کی درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں حافظ اختر علی صاحب، تاج محمد ترند صاحب، ملک قاسم خان خٹک، وقار احمد خان اور ثناء اللہ میا نخیل صاحب نے 25-03-2011

یعنی آج کیلئے رخصت طلب کی ہے تو Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آپ تمام ممبران اسمبلی کو کارڈز کے ذریعے دعوت دی گئی ہے کہ ایس ڈی پی ڈی نے اقوام متحدہ کی ذیلی شاخ UNDP اور ILO (International Labour Organization) کے تعاون سے مورخہ 26 مارچ 2011ء بروز ہفتہ صبح دس بجے پی سی، پرل کانٹینینٹل ہوٹل میں ایک مکالمہ، "Decent work & Educational Services" کے عنوان سے انعقاد کیا ہے، لہذا آپ تمام ممبران اسمبلی سے درخواست ہے کہ اس اہم تقریب میں اپنی شرکت کو یقینی بنا کر ایک قومی مسئلے پر آپ اپنی دلچسپی کا اظہار فرمائیں۔

مسئلہ استحقاق

Mr. Speaker: 'Privilege Motions': Mr. Abdul Akbar Khan, to please move his privilege motion No. 143 in the House. Abdul Akbar Khan.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ یہ جی، میری پریویلج موشن کچھ عجیب نوعیت کی ہے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ اس اسمبلی میں اگر ہم بات کرتے ہیں تو ہمیں اس کی سزا دی جاتی ہے اور ہماری جو ڈیویلپمنٹل سکیمز ہیں، ان کو روکا جاتا ہے۔ جناب سپیکر، اس ہاؤس میں آپ کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی گئی تھی جو فلڈز کے متعلق تھی۔ آپ باہر گئے ہوئے تھے تو پھر ڈپٹی سپیکر صاحب اس کمیٹی کے As Speaker چیئرمین تھے تو انہوں نے میٹنگ کال کی تھی اور اس میں سوات، شانگلہ اور ہزارہ کے جو ایم پی ایز تھے، ان کا ایک ڈیمانڈ تھا، میں تفصیل میں نہیں جاتا تو اس کمیٹی نے Unanimously ایک Decision لیا اور اس کمیٹی نے Decision جب Unanimously لیا تو پی اینڈ ڈی محکمے نے کہا کہ ہم اس کمیٹی کے Decision کو Follow نہیں کر سکتے۔ جناب سپیکر، اس پر میں یہاں پر ایک پریویلج موشن لے آیا اور اس ہاؤس نے اس کو Unanimously کمیٹی کے حوالے کر دیا۔ اب جناب سپیکر، اس پریویلج موشن کو بنیاد بنا کر میری ایک سکیم تھی جس کو ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے Approve کیا جناب سپیکر، پھر فلڈ ڈائریکٹوریٹ والے خود گئے، موقع پر سائٹ دیکھا اور اس کو انہوں نے Approve کیا،

یہاں پر سکیم کو لے آئے، Pre PDWP ہوئی، Pre PDWP میں اس کو Approve کیا گیا لیکن جب PDWP کی میٹنگ ہوئی تو مجھے کہا گیا کہ اس سکیم کو ڈراپ کیا گیا تو میں نے کہا کہ جب سارے ڈیپارٹمنٹس اور پی اینڈ ڈی نے خود Pre meeting میں اس کو Approve کیا ہے تو پھر کیوں اس کو ڈراپ کیا گیا؟ تو مجھے کسی نے کہا کہ چونکہ ادھر آپ نے اسمبلی میں ایک پریویلج موشن موو کی تھی، اسی کو بنیاد بنا کر انہوں نے کہا کہ اس کی سکیم کو ڈراپ کیا جائے۔ اب جناب سپیکر، اگر ہم یہاں پر پریویلج موشن لاتے ہیں یا کوئی اور موشن لاتے ہیں اور اس کو بنیاد بنا کر ہمیں سزا دی جاتی ہے تو جناب سپیکر، یہ پریویلج ایکٹ تو بالکل واضح ہے کہ Six months imprisonment and five thousand rupees اس پر جرمانہ کہ اگر ایسی حرکت کوئی کریگا۔ تو میری جناب سپیکر، آپ سے اور ہاؤس سے درخواست ہے کہ کم از کم اس آدمی سے پوچھا جائے، Reasons پوچھی جائیں کہ کیوں، کیا ہوا کہ جب ایک ڈیپارٹمنٹ ایک سکیم کو Approve کرتا ہے، جب ڈائریکٹوریٹ ایک سکیم کو خود Approve کرتا ہے، جب وہ Pre meeting میں اس کو خود Approve کرتے ہیں تو پھر کیوں، تو اسلئے میں یہ پریویلج موشن لایا ہوں جناب سپیکر، کہ آپ اس کو اگر کمیٹی کے حوالے کردیں تو مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: جی آنریبل لاء منسٹر۔ تاسو خو موؤ هم نه کړو، عبدالاکبر خان! تاسو خو موؤ هم نه کړو، پریویلج موشن خو تاسو موؤ نه کړو۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، بس میں نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا خو تاسو تقریر مخکښے اوکړو او موشن درنه پاتے شو۔

جناب عبدالاکبر خان: جب اس کا جواب آجائیگا تو اگر وہ کردیں تو موو کرلیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، پہلے موو کریں، رولز کو تو آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: اچھا جی۔ اسمبلی اجلاس میں میری تحریک استحقاق کو کمیٹی کے حوالے کیا گیا تھا جس پر پی اینڈ ڈی سیکرٹری خفا ہوئے اور میری سکیموں کو جو کہ ایریگیشن ڈیپارٹمنٹ نے صحیح قرار دی تھیں، ڈراپ کیا گیا۔

Mr. Speaker: Ji, honorable Law Minister Sahib on behalf of P & D Minister, please.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): سر، گزارش دا دے چه داسے خو ډیر سکیمونه وی زمونږه چه هغه ډراپ شی او که مونږه اوس په سکیمونو ډراپ کولو باندے

سیکرټریان صاحبان دلته راغواړو چه یره زما سکیم ولے ډراپ شو او پریویلج موشن هم موږ کوم او بیا کمیټۍ ته ئے راغواړو او بیا دغه کوؤ نو زما خو به دا خواست وی چه یره دوئ پارلیمانی لیډر دی او ایډمنسټریټیو ایشو ده، چیف منسټر صاحب سره د Take up کړی، که سکیم د دوئ واقعی حق کیږی او پاتے شوے وی نو هغه به پکښے Include کړی خو دا خو به بیا مطلب، The Government will be hostage، بس هر سړے به پریویلج موشن موږ کوی چه زما د اربونو روپو سکیمونه دی، دا Include کړئ که ډراپ کیږی، نو مطلب دا دے چه زما پریویلج، نو پریویلج ایشو نه جوړیږی۔ دا مهربانی د اوکړی چه سی ایم صاحب سره د دا Take up کړی او Administratively به دا Resolve شی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: جی، آنریبل عبدالاکبر خان۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر، ایسی تو ہزاروں سکیمیں ہونگی جو ڈراپ ہوئی ہونگی، میں اس پر بات نہیں کرتا۔ جناب سپیکر، اگر ایک Parent department ایک سکیم کو Approve کرتا ہے، اگر Concerned directorate اس کو Approve کرتا ہے اور وہی پی اینڈ ڈی محکمہ اس کو Pre میں Approve کرتا ہے اور جب Pre میں Approve کرتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ وہ مانتے ہیں کہ یہ سکیم Feasible ہے تب ہی وہ اس کو Approve کرتے ہیں۔ تو یا تو پھر ڈیپارٹمنٹس کو ختم کرو، پھر ایک محکمہ کو کرو کہ وہ جس سکیم کو Approve کرے، جس کو Disapprove کرے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ جناب سپیکر، میں نے کہا کہ اس طرح تو ہزاروں سکیمیں ہیں جو Approve اور Disapprove ہوتی رہینگی۔ میرا پوائنٹ یہ ہے کہ جناب سپیکر، اگر میری سکیم Feasible نہیں تھی، اگر اس کے پاس کوئی Grounds ہیں اور کسی Ground پر اس نے Reject کی ہے پھر تو ٹھیک ہے، پھر تو میں مانتا ہوں کہ اگر کسی Valid ground پر اس نے وہ کیا ہے لیکن جناب سپیکر، اگر آپ Pre میں Approve کرتے ہیں اور جب وہ PDWP میں آتی ہے تو پھر آپ اسی بنیاد پر کہ چونکہ پریویلج موشن، جناب سپیکر، پریویلج موشن ضروری نہیں ہے، اگر منسٹر صاحب اس سیکرٹری پی اینڈ ڈی کو بلائیں اور اس سے خود پوچھیں کہ آپ نے کس Ground پہ اس کو ڈراپ کیا ہے؟ وہ Reason مجھے بتائی جائے کہ کس Ground پر کہ جب

Parent departmentاور آپ کا پی اینڈ ڈی اس کو Pre میں Approve کرتا ہے تو آپ نے پھر کیوں کر دیا ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے۔

<u>وزیر قانون</u>: ٹھیک ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس سیشن کے بعد سیکرٹری پی اینڈ ڈی کو ادھر چیمبر میں بلائیں، آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور اس کو Resolve کریں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب! مجھے اگر ایک منٹ دیا جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا ځه شے دے ، او د ریږه جی د ر کوؤ ، یو منټ جی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Mr. Speaker</u>: 'Call Attention Notices': Mufti Kifayatullah Sahib. Not present, it lapses. Again Abdul Akbar Khan, to please move his call attention notice No. 513.

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: تھینک یو جی۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ صوبہ بھر کے تمام کالجوں میں سیکنڈ شفٹ کے ملازمین کو مستقل نہ کرنے سے ان میں بے چینی پیدا ہوئی ہے حالانکہ حکومت نے اسمبلی میں ان کو مستقل کرنے کا وعدہ کیا تھا مگر ابھی تک وعدہ پورا نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر، یہ جو ریگولرائزیشن بل پاس ہوا تھا، اس میں Mention تھا کہ سیکنڈ شفٹ والوں کو بھی ریگولر کیا جائے لیکن پتہ نہیں کہ جب اس کی Implementation کا وقت آیا تو وہ لوگ اس میں رہ گئے۔ اس اسمبلی میں ہم نے ان کی ریگولرائزیشن کیلئے بل لایا تو آنریبل منسٹر نے اس اسمبلی کے فلور پر وعدہ کیا کہ آپ اپنا پرائیویٹ ممبر بل واپس لے لیں اور حکومت جو ہے، اپنا بل لائیگی اور ہم ان کو مستقل کرینگے کیونکہ ان کی سمری فنانس ڈیپارٹمنٹ نے Approve کی تھی، ان کی پوسٹیں ریگولر میں Convert کی تھیں تو اس کے بھی تقریباً چھ مہینے ہو گئے ہیں اور تقریباً دو سال سے وہ لوگ کام کر رہے ہیں لیکن تنخواہیں نہیں مل رہی ہیں۔ دو سال سے وہ سروس میں ہیں، ڈیوٹی کر رہے ہیں، ان کو Terminate بھی نہیں کیا گیا، ان کو نکالا بھی نہیں گیا، وہ سروس بھی کر رہے ہیں اور اس کے باوجود ان کو تنخواہیں نہیں مل رہی ہیں کیونکہ وہ ابھی تک ریگولر نہیں ہوئے ہیں۔ یہاں اسمبلی کے فلور پر وعدہ کیا گیا تھا تو میں نے اپنا وہ

بل اسی پر واپس لیا تھا کہ چلو حکومت خود لے آئے لیکن ان لوگوں کو ریگولر کرے۔ ابھی چھ مہینے میں میرے خیال میں منسٹر صاحب نے ابھی تک پتہ نہیں کہ اس پر کوئی کارروائی کی ہے کہ نہیں کی؟ جناب سپیکر، یہ سینکڑوں لوگوں کے مستقبل کا سوال ہے، وہ کام کر رہے ہیں، وہ تنخواہ کے بغیر بھوک سے مر رہے ہیں جناب سپیکر، تو میں اسلئے یہ کال اٹینشن نوٹس لایا ہوں کہ حکومت۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، یہ دو سال سے بغیر تنخواہ کے کام کر رہے ہیں؟

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> بغیر تنخواہ کے کام کر رہے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> قاضی صاحب! یہ کیا کر رہے ہیں، کون کر رہا ہے، کون وزیر صاحب ہیں؟

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات):</u> یہ ہیں وزیر۔

(قہقہے)

<u>جناب سپیکر:</u> جی، قاضی صاحب۔

<u>قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم):</u> شکریہ سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ بغیر تنخواہ کے آپ کیوں کام لے رہے ہیں؟

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> سر، مسئلہ یہ ہے کہ اس بارے میں چیف منسٹر صاحب نے اکتوبر 2010ء میں ایک کمیٹی بنائی تھی میری سربراہی میں اور اس کمیٹی کو یہ ٹاسک دیا گیا تھا کہ آپ اس پر ڈرافٹ بل بنا کے Consensus Draft Bill لے کر آئیں نا سر، ان کا یہ ایشو تھوڑا سا Complicated تھا کیونکہ ہم نے تقریباً ڈیڑھ سال پہلے اکتوبر 2009ء میں بل کے ذریعے جن ایڈہاک لیکچررز کو ریگولرائز کیا تھا، ان کے کیس میں اور ان کے کیس میں ایک چھوٹا مسئلہ یہ تھا کہ ان کو ہم نے Extension نہیں دی تھی، ایک خاص تاریخ تھی، 30۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اور ان کی تعداد کتنی ہے؟

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> یہ تقریباً 137 ہیں جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> اتنی چھوٹی تعداد سے کیا لا نجہ بنایا ہوا ہے؟

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> نہیں سر، تو میں بتا رہا ہوں جی۔ اب اللہ کے فضل سے ہم نے اس پر کام کیا ہے اور میں کیبنٹ میں اس کا ڈرافٹ پھر لے کے گیا تھا اور کیبنٹ نے Approval دی ہوئی ہے کہ آپ اسٹیبلشمنٹ اور فنانس کے ساتھ بیٹھ کر ایک Consensus سے بل بنا کے لے آئیں تاکہ ہم اس کو

پاس کر کے اسمبلی میں لے جائیں۔ انشاء اللہ و تعالیٰ سر، صدق دل سے اور سچائی سے یہ ہمارے بھائی اور بہنیں ہیں، ہم ان کے ساتھ ہیں، ان کی سروسز کو بھی ہم سراہتے ہیں، یہ کام کر رہے ہیں لیکن قانونی جو پیچیدگیاں ہیں، ان کو دور کرنا ضروری تھا تو تھوڑا سا ٹائم لگ گیا۔

جناب سپیکر: یہ اچھا کیا لیکن قاضی صاحب! اس کو ایک ہفتے میں نمٹائیں، Within a week time۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اس کو مجھے ہفتہ کا تو نہ کہیں لیکن یہ کہ -----

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: اصل میں بات یہ ہے -----

جناب سپیکر: جی، تھوڑا سا بشیر بلور صاحب اس پر -----

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، اس میں پرابلم یہ تھا کہ جو لوگ رہ گئے ہیں، ان کا یہ تھا کہ Annual Development Program سے پیسے لے رہے تھے اور وہ سیکنڈ شفٹ میں تھے تو اس وجہ سے وہ رہ گئے تھے ہمارے اس قانون کے تحت، تو پھر ہم نے اس میں امنڈمنٹ کر کے کیبنٹ سے، جیسا کہ منسٹر صاحب نے کہا ہے، ہم نے کیبنٹ میں، دو دن پہلے جو کیبنٹ کا اجلاس ہوا تھا، اس میں بھی ہم نے اس کو ڈسکس کیا ہے اور ہم فلور آف دی ہاؤس پہ Commit کرتے ہیں کہ انشاء اللہ ضرور جلد سے جلد ہم کرینگے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ قاضی صاحب! کوشش کریں کہ Within a week time اس کو نمٹا دیں۔

بہت شکریہ، بہت شکریہ۔ بل کوم یو دے ، نه د زمین هم دے کنه ، زمین خان ،

Zamin Khan, to please move his call attention notice No. 518.

جناب محمد زمین خان: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ گزشتہ آپریشن کے دوران ضلع دیر پائیں میں عموماً اور میرے حلقہ نیابت میں خصوصاً بے شمار تباہ شدہ و نیم تباہ شدہ مکانات کو سروے ٹیم کے باقاعدہ سروے کے بعد ٹوکن دیئے گئے لیکن ذاتی عناد، پسند و ناپسند اور سفارش کی بنیاد پر بے شمار ٹوکن ہولڈر کے نام حکومت کو ارسال کردہ لسٹوں سے غائب ہیں جس سے بہت سے مستحق، غریب اور محروم لوگوں کی حق تلفی ہوئی ہے، لہٰذا اس کا ازالہ کیا جانا ضروری ہے۔

جناب سپیکر، دا زهٔ یو گزارش لرمه چه دیکښے زمونږ آپریشن کښے کوم کورونه دغه شوی وو نو یو طرف ته هغه ټوکن والا چه د هغوی حکومت ته لسټونه راغلی دی، هغوی ته هم تر اوسه پورے پیسے نه دی ملاؤ شوے او بل چه

هغه کوم لستهونه، هلته کبنے د خلقو کورونه تباه شوی دی، نیم هم تباه دی او پوره هم تباه دی خو د هغوی لستهونه تر اوسه پورے حکومت ته نه دی راغلی۔ ما د پی ډی ایم اے والا نه تپوس کړے وو، د هغه خلقو نومونه پکښے نشته نو ما وئیل چه د دے د پاره حکومت څه لائحه عمل دغه کړے څکه چه هغه غریب اولس اوسه پورے تکلیف کبنے دی او هغه زخمونه ئے اوس هم تازه دی۔ ډیره مننه جی۔

جناب سپیکر: جی کون، گورنمنٹ کی طرف سے کون جواب دیگا؟ لاء منسٹر صاحب۔ آپ مخدوم صاحب؟ مخدوم مرید کاظم صاحب۔

مخدوم زادہ سید مرید کاظم شاہ (وزیر مال): سر، یہ میں نے زمین خان سے عرض بھی کیا ہے کہ یہ پی ڈی ایم اے کا کیس ہے اور ریفر مجھے ہو گیا ہے جی تو میں ان کے ساتھ ان کی ایک Meeting arrange کر دیتا ہوں جی اور بیٹھ کر اس پر بات کر لیتے ہیں کہ اس میں جو Flaw ہے تو جو بھی Possible ہو، ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو ہم اس کا ازالہ کرنے کی کوشش کرینگے انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: مخدوم صاحب! یہ بعض چیزیں انسانی ہمدردی کا معاملہ ہوتا ہے، ان چیزوں میں بالکل Delay نہ کریں، اگر ان کا حق بنتا ہے تو Within a week time اس کو ختم کریں۔

وزیر مال: ٹھیک ہے جناب سپیکر، کر دونگا جی اور بیٹھ جائینگے اس پہ انشاء اللہ۔

Mr. Speaker: Within a week time کر لیں, within a week time, not more than a week. Thank you, ji.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا قوانین مجریہ 2011ء کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Honorable Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Laws (Amendment) Bill, 2011 may be taken into consideration at once.

Barrister Arshad Abdullah (Minister for Law): I wish this august House to consider the Khyber Pakhtunkhwa Laws (Amendment) Bill, 2011. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Laws (Amendment) Bill, 2011 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honorable Member in Clauses 1, 2, and 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1, 2, and 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1, 2 and 3 stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا قوانین مجریہ 2011ء کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Now the honorable Minister for Law to please move that the Khyber Pakhtunkhwa Laws (Amendment) Bill, 2011 may be passed.

Minister for law: I wish this august House to pass the Khyber Pakhtunkhwa Laws (Amendment) Bill, 2011. Thank you.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa Laws (Amendment) Bill, 2011 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

ساتویں قومی مالیاتی کمیشن کی سفارشات بمعہ وضاحتی یادداشت کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa, to please lay on the table of the House the recommendations of the 7th National Finance Commission together with the explanatory memorandum under Clause (5) of Article 160 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973 and under rule 197 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules, 1988. Where is Finance Minister?

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! وہ تو موجود نہیں ہیں۔

Mr. Speaker: Honorable Law Minister Sahib! Have you got the-----

Minister for Law: Yes, I have additional agenda with me.

Mr. Speaker: Yes, yes.

Minister for law: Okay.

Mr. Speaker: It is like that-----

Minister for law: Mr. Speaker! I wish to present before this august House under Article 160, Clause (5) of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, the summary of recommendations and explanatory memorandum of National Finance Commission. Thank you.

Mr. Speaker: Its stands laid.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ابھی Lay ہو گیا نا۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس پر ہمیں کچھ کہنے کی اجازت دینگے؟

جناب سپیکر: Why not, why not۔ اچھا ابھی نگہت اورکزئی بی بی سے، جی پلیز۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! اس پر بھی میں نے بات کرنی ہے اور یہ جو دوسرا۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ جس چیز پر بھی بات کرنا چاہیں، آپ بار بار اٹھ رہی تھیں، ابھی آپ کا موقع ہے، فلور آپ کو دے دیا، بسم اللہ کریں۔

امریکہ میں پادری کے ہاتھوں قرآن مجید کی بے حرمتی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، جو اضافی ایجنڈا ہمیں ملا ہے تو اس میں گیارہ نمبر پر پادری کے ہاتھوں امریکہ میں قرآن پاک کی بے حرمتی پر بحث ہے اور آپ کی مہربانی کہ آپ نے مجھے یہ موقع دیا اور مجھے یہ اعزاز حاصل ہوا کہ میں اس امریکہ کے بارے میں جو کہ ہمیشہ سے بدمعاشی کرتا ہوا چلا آرہا ہے، امریکہ جو بدمعاش بن گیا ہے، کبھی میرے قبائل کے چالیس لوگ جو جرگہ کر رہے ہوتے ہیں، ان پر ڈرون حملہ کرتا ہے اور پھر کبھی ریمنڈ ڈیوس جیسے بدمعاش کو یہاں بھیج کر میرے ملک کے چار لوگوں کو، چار لوگوں کو نہیں بلکہ چار گھرانوں کو قتل کر کے یہاں سے بھگا دیا جاتا ہے اور پھر اس کے بعد جناب سپیکر صاحب، یہ جو کچھ بھی ہمارے ملک میں ہو رہا ہے، یہ جو آج قرآن پاک کی بے حرمتی امریکہ کے ایک پادری کے ہاتھوں ہوئی ہے تو جناب سپیکر صاحب، میں پورے پاکستان کے عوام کی طرف سے اس کی بھرپور مذمت کرتی ہوں اور جناب سپیکر صاحب، یہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت سب کچھ ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، یہ نہ تو ہمارے ملک میں امن کے خواہاں ہیں اور نہ ہی ہماری معاشی اصلاحات کے کہ ہم معاشی طور پر اتنے مضبوط ہو جائیں کہ ان لوگوں کا مقابلہ کر سکیں۔ جناب سپیکر

صاحب، ایک پادری جس کو سب کچھ پتہ ہوتا ہے اور ان لوگوں کو یہ بھی پتہ ہے کہ اسی قرآن مجید میں، جو قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر نازل ہوا، حضور ﷺ پر نازل ہوا اور ہم اس کو پڑھتے ہیں اور اسی قرآن مجید میں یہ لکھا ہوا ہے کہ انہی مسلمانوں کے ہاتھوں کفار کا خاتمہ ہوگا، جناب سپیکر صاحب، یہ لوگ بہت اچھی طرح اس چیز کو جانتے ہیں لیکن جناب سپیکر صاحب، میں یہ سمجھتی ہوں کہ پادری کے ہاتھوں قرآن پاک کی جو بے حرمتی ہوئی ہے، یہ امریکہ کی ایک سوچی سمجھی سکیم ہے جو کہ وہ ہمیشہ ہمارے ملک کیلئے ایک نئے سے نیا خطرہ جو ہے ثابت کر دیتا ہے۔ ان کو پتہ ہے کہ ہم لوگ اپنی کتاب جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں دی گئی ہے اور اس پر عمل کرنے کیلئے ہمیں کہا گیا ہے، اس پر یہ لوگ جلسے کرینگے، جلوس نکالیں گے اور ان کے جذبات مجروح ہونگے۔ جناب سپیکر صاحب، جب جلوس نکلتے ہیں، جب ریلیاں نکلتی ہیں اور ایک عام آدمی روزگار چھوڑ کر، کیونکہ قرآن مجید ہمارے لئے ایک مقدس اور محترم کتاب ہے جناب سپیکر صاحب، تو وہاں پر تمام بے روزگاری جو ہے تو وہ بڑھ جاتی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، میں اس ہاؤس سے آپ کے توسط سے مرکزی گورنمنٹ سے بھی یہ درخواست کرتی ہوں کہ جیسے انہوں نے سفیر کو بلا کر یہ ایک اچھا اقدام تھا کہ سفیر کو فارن آفس بلا کر وہاں پر ان کو بانگ دھل بلکہ میں اس میں سمجھتی ہوں کہ بہادری کی انہوں نے بات کی اور انہوں نے امریکہ جیسے بدمعاش کے ایک سفیر کو اپنے دفتر میں بلا کر یہ وارننگ دی جناب سپیکر صاحب، اس سے بڑی بات ہمارے لئے اور کوئی نہیں ہو سکتی ہے کیونکہ ہمارا ملک جو بنا ہے تو وہ بنا ہے **"لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ"** کے نام پر اور ہم اپنے ملک پر امریکہ کی، جو کہ ان کی بدمعاشی انتہا کو پہنچ چکی ہے جناب سپیکر صاحب، تو میں ان کو Warn کرنا چاہتی ہوں کہ یہ اگر اس قسم کی حرکتیں کرتے رہے تو ان کیلئے پھر ہم بھی، یہ ہمارے ملک کے لوگوں کیلئے وقت آ چکا ہے کہ ہم بالکل یکجا ہو کے، تمام سیاست سے بالاتر ہو کر ایک مٹھی ہو جائیں ان تمام لوگوں کے خلاف جو ہمارے ملک کی بے عزتی کرتے ہیں، جو ہمارے ملک میں قتل عام کرواتے ہیں، جو ہمارے ملک میں بے روزگاری کو پھیلاتے ہیں، جو ہمارے ملک میں انتشار پھیلاتے ہیں، جو ہمارے ملک میں ہماری کتاب کو جو کہ مقدس کتاب ہے، جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجی ہوئی آخری کتاب ہے، اس کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں پریذیڈنٹ آف پاکستان کو بھی آپ کے توسط سے یہ پیغام دینا چاہونگی، پرائم منسٹر کو بھی یہ پیغام دینا چاہونگی اور جناب سپیکر صاحب، چیف جسٹس آف پاکستان اور فارن آفس کو بھی کہ امریکہ بدمعاش کا یہاں پر جو سفیر ہے، اس کو بلایا جائے اور اس کو کہا جائے کہ آپ نے ہمارے اٹھارہ کروڑ عوام اور

لوگوں کی جو توہین کی ہے، ان کے جذبات کو مجروح کیا ہے، وہ اس کی معافی مانگیں اور اگر اس نے معافی نہ مانگی تو جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے میں یہاں پر چوک میں بیٹھ کر یا امریکہ کا یہاں جو قونسلیٹ ہے تو اس کے سامنے بیٹھ کر دھرنا دونگی اور احتجاج کرونگی کیونکہ یہ میری کتاب ہے اور اس پر ہم عمل کرتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے اس موقع پر ٹائم دیا اور جناب سپیکر صاحب، آپ کے توسط سے میں نے جو درخواست کی ہے، امید ہے کہ پریذیڈنٹ آف پاکستان، پرائم منسٹر آف پاکستان، فارن آفس اور چیف جسٹس آف پاکستان اس پر ایکشن لیں گے جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ بی بی۔ آصف بھٹی صاحب، آصف بھٹی۔ جی، جناب آصف بھٹی صاحب۔ مائیک آن کریں۔

<u>جناب آصف بھٹی:</u> تھینک یو، سپیکر صاحب۔ شروع خداوند کے جلالی نام سے کرتا ہوں۔ سب سے پہلے میں اس پادری کے بارے میں بات کرنا چاہونگا جس نے یہ ذلیل قسم کی حرکت کی ہے۔ بے شک تمام انبیاء کرام اور تمام مقدس کتابوں کا احترام کرنا ہم سب پر فرض ہے۔ اس حرکت سے نہ صرف مسلمانوں کے بلکہ تمام مسیحیوں کے جذبات بھی مجروح ہوئے ہیں۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریم کا ذکر ہے تو اس حرکت سے نہ صرف اس پادری نے مسلمان بھائیوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے بلکہ مسیحی بھائیوں کے جذبات کو بھی مجروح کیا ہے۔ اس واقعہ اور اس چیز کی میں شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں اور I am going to appeal United States of America to take action against this bastard, I will say this is not a bastard, I think he is idiot and bad person, (Applauses) who did very cheap act and tried to interfere in order to disturb and destroy peace and harmony between Christians and Muslims. So, I strongly condemn this act what he did and recommend to give him punishment according to law of the United States of America. Thank you very much.

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی، تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، جدون صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ خان جدون:</u> شکریہ جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> عنایت اللہ جدون صاحب کا مائیک آن کریں جی۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جس موضوع کو ابھی ہم نے چھیڑا ہے، یہ بڑا عام ہے اور یہ کوئی چھوٹی سی بات نہیں ہے کہ جو پچھلے دنوں دنیا کے ایک ایسے ملک میں ہوئی جو اپنے آپ کو ڈیموکریسی کا سرتاج بھی کہتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمارے لوگوں کو فریڈم آف سپیچ کے رائٹس بھی ہیں اور اپنے آپ کو بڑا معزز معاشرہ Show کرتا ہے اور دنیا کے بہت سے ممالک آج کل اس مہذب معاشرے کو Follow کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس مہذب معاشرے میں شاید دنیا کے دوڑ میں وہ اتنے آگے نکل چکے ہیں کہ دین کے بارے میں ان کو کوئی علم نہیں رہا۔ دنیا کا کوئی بھی مذہب چاہے وہ مسلمان ہیں، Christians ہیں، ہندو ہیں، سکھ ہیں، کوئی بھی مذہب جو ہے وہ کہیں بھی یہ نہیں سکھاتا کہ کسی دوسرے مذہب کی تذلیل کی جائے یا کسی بھی آسمانی کتاب کو جلایا جائے۔ جناب سپیکر، مسلمان ہونے کی حیثیت سے یہ ہمارے لئے بڑے دکھ کا مقام ہے اور اس کے ساتھ ساتھ سب سے زیادہ افسوس کا مقام یہ ہے کہ جب یہ واقعہ پیش آیا تو اسی وقت امریکہ نے دنیا کے تمام، میں تو کہونگا کہ مسلمان ممالک میں ایک آگ لگائی ہوئی ہے۔ اگر آپ شام کو بیٹھیں، میڈیا اور ٹی وی دیکھیں تو آپ دیکھیں گے کہ دنیا کے تمام ممالک میں اس وقت Political unrest ہے اور جناب سپیکر، جس طرح ہماری بہن نے پہلے کہا کہ پاکستان کے بیشتر مسائل جو ہیں، اس کا بھی ثبوت مل چکا ہے کہ جب ریمنڈ ڈیوس کو گرفتار کیا گیا تو اس کے پاس جو چیزیں نکلیں، وہ سارے Sabotage کی چیزیں تھیں تو جناب سپیکر، اس سے بھی پتہ چلا کہ ریمنڈ، یہ تو ایک ریمنڈ ڈیوس تھا، خدا جانتا ہے کہ اس ملک کے اندر کتنے ریمنڈ ڈیوس پھر رہے ہیں اور خدا جانتا ہے کہ اس دنیا کے اندر کتنے ریمنڈ ڈیوس پھر رہے ہیں؟ جناب سپیکر، یہ جو واقعہ پیش آیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اوپر پاکستانی عوام تو Already سراپا احتجاج بنے ہوئے ہیں لیکن ہماری حکومت کو بھی کوئی Concrete action لینا چاہیئے، اپنی سوچ کو بہتر کرنا چاہیئے اور اپنے دوستوں اور دشمنوں میں تفریق کرنی چاہیئے۔ جن کو شاید ہم اپنے دوست سمجھتے ہیں، وہ حقیقت میں ہمارے دوست نہیں ہیں اور شاید جن کو ہم اپنا دشمن سمجھتے ہیں، ان کی کوئی اور سوچ ہو۔ تو جناب سپیکر، اس واقعے کو تو میں Condemned کرتا ہی ہوں لیکن ساتھ ساتھ اس اسمبلی کی وساطت سے میں یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں آپ کی وساطت سے کہ ایک قرارداد ہو، اس کی مذمتی قرارداد پیش کرنی چاہیئے اس اسمبلی کو اور اس واقعے کی بھرپور مذمت کرنی چاہیئے اور اس طرح کے آئندہ واقعات کو روکنے کیلئے ایسی بڑی حکومتوں کو، ایسے بڑے ملکوں کو جو اپنے آپ کو بڑے جمہوری اور اس دنیا کے سپہ سالار کہتے پھرتے

ہیں، ان کو بھی فورس کرنا چاہیئے، جس طرح کہ وہ اپنے قانون اور اپنی چیزیں، ہمارا جو ملک ہیں، خاص طور پر مسلمان ملک ہیں، ان کے اوپر Implement کرتے ہیں تو اسی طرح ہم اپنے قوانین کے بارے میں ان کے ساتھ بھی بحث و مباحثہ کریں کہ وہ قانون ان کے ملکوں میں بھی Implement کیا جائے اور اس قسم کے ایکشنز کو آئندہ کیلئے روکا جائے۔ جناب سپیکر، پوری دنیا میں لگی ہوئی Already ایک چنگاری تو اٹھ چکی ہے اور اس چنگاری کو یہ واقعہ آگ کی شکل دے دے گا اور یہ ایک ایسی مصیبت کھڑی ہو جائے گی جسے روکنا پھر نہ امریکہ کا اور نہ کسی اور کے بس کی بات رہے گی۔ جناب سپیکر، میں آپ کا انتہائی مشکور و ممنون ہوں۔

<u>ڈاکٹر اقبال دین</u>: سپیکر صاحب!

<u>جناب سپیکر</u>: ڈاکٹر اقبال فنا صاحب۔

<u>ڈاکٹر اقبال دین</u>: مهربانی سپیکر صاحب، ستا سو ډیره شکریه چه ما ته مو په یو اهم موضوع باندے د خپلو خیالاتو د اظهار موقع راکړه. محترم سپیکر صاحب، مونږ ټولو ته معلومه ده چه د امریکے یو ملعون پادری زمونږ د مقدس کتاب قرآن مجید، فرقان حمید د بے حرمتئ دا ناولے حرکت کړے دے او په دے باندے د ګردے نړئ مسلمانان غمژن دی، په غصه دی او په احتجاج دی. محترم سپیکر صاحب، په دے وخت کښے زۂ د دے اسمبلئ په وساطت باندے، ستاسو په وساطت باندے د خپل صوبائی حکومت نه او د وفاقی حکومت نه دا مطالبه کوم چه هغوی د د امریکے د حکومت نه دا غوښتنه اوکړی چه د دے ملعون پادری ته د قرار واقعی سزا ورکړی ځکه چه دۂ د ټولے نړئ د مسلمانانو جذبات راچیړلی دی. محترم سپیکر صاحب، په امریکی حکومت باندے د دا واضحه کړی چه د داسے پیښو مخ نیوے د اوکړی او که د داسے پیښو مخ نیوے اونه شو نو بیا د په نړی والا سیمه باندے د دے شدید رد عمل ته ځان تیار کړی ځکه چه مسلمانانو، په اربونو مسلمانان دی په دے دنیا، په دے نړئ کښے او د هغوی جذبات چیړل او چه د هغوی جذباتو سره په دغه طور باندے چیړلے شی نو بیا دلته د امن هغه قیام چه د کومے د پاره امریکه وائی، د هغوی دعویٰ ده چه مونږ امن راولو، مونږ مذهبی هم آهنګی دلته کښے پیدا کوؤ، مونږ جمهوریت په دے نړئ کښے یا هر ځائے کښے جمهوریت راولو نو بیا دغه څیزونه، دغه خوبونه د نه وینی او بیا د د دغه دعوؤ نه دستبردار شی. محترم سپیکر صاحب، لکه څنګه چه جدون

صاحب هم دا خبره مخے ته کړه چه د دے اسمبلئ نه که یو متفقه قرارداد په دے سلسله کښے پیش شی نو دا به یو ښه میسج وی۔ مهربانی جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> مولوی عبیداللہ صاحب۔

<u>مولوی عبیداللہ:</u> حمداً وصلوۃ للہ وعلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ جناب سپیکر صاحب، ہماری ایک بہن اور ہمارے بھٹی صاحب نے جو اظہار خیال کیا ہے، موضوع کے اعتبار سے بڑے اچھے الفاظ انہوں نے استعمال کئے ہیں، اس سلسلے میں میرے معروضات یہ ہیں کہ ہمارے کتاب قرآن کریم میں خداوند تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ءَامَنَ ٱلرَّسُولُ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيۡهِ مِن رَّبِّهِۦ وَٱلۡمُؤۡمِنُونَۚ كُلٌّ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَمَلَـٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ۔ دیکھیں کتنے بہترین الفاظ خداوند تبارک وتعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ہماری طرف جو بھی خدا کی طرف سے کتاب آتی ہے خواہ وہ قرآن ہو، انجیل ہو، تورات ہو توان سب کو ہم مان رہے ہیں، اس کو تسلیم کررہے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے نازل فرمائی گئی ہیں لیکن ایک طرف دیکھیں کہ ہم ان کی کتابیں مان رہے ہیں اور خدا کی طرف سے جو کتابیں نازل ہو گئی ہیں، ان سب کو مان رہے ہیں اور یہ عیاں بات ہے کہ جس ملک میں ہمارے قرآن شریف کی بے حرمتی ہو گئی ہے، یہ کوئی بڑی چیز نہیں ہے، وہ مسلمانوں کے بارے میں اور خدا کی طرف سے جو دین ہمارے لئے نازل ہوئی ہے، اس کے مخالفت میں اس قسم کے اقدامات کررہے ہیں، اس کی نسبت میرے خیال میں یہ قرآن شریف کو جلانے والی ایسی بات نہیں ہے، یہ کاغذ کے کچھ ٹکڑوں کو جلایا ہے، قرآن شریف جلایا نہیں جاتا، قرآن شریف وہی ہے جو کہ خدا نے اپنے الفاظ میں حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا ہے، وہ ہمارے دلوں میں ہے، ہماری آنکھوں میں ہے، ہماری روحوں میں ہیں، وہ کبھی جلنے والا نہیں ہے، اس کا تا قیامت خدا محافظ ہے۔ یہ اپنے مذموم حرکات سے دنیا کو یہ دکھارہے ہیں کہ ہم اتنے ظالم، جابر اور متکبر ہیں کہ ہم یہ بھی کرسکتے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ذرا ہم غور فرمائیں، ہم جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور دنیا کو چھوڑیں، امریکہ جو دنیا کے ساتھ ظلم کررہا ہے، اس کو چھوڑیں لیکن دیکھیں کہ انتہائی مغرب سے ایک طاقت آگئی ہے جو ہمارے مسلمان پڑوسی ملک میں بیٹھی ہوئی ہے اور ہمیں ایک ایسی 'سٹریٹیجی' اور پروگرام سے آپس میں لڑوا کر خودکشی کی شکل میں یا کسی اور شکل میں آپس میں لڑوارہے ہیں اور ہمیں مروارہے ہیں، یہ افسوس کی بات ہے، میں یہ کہتا ہوں کہ ہم ذرا سوچیں، ہم یہ کہتے ہیں کہ بھئی Terrorist ہے، اس نے خودکشی کی ہے، اس نے بم بلاسٹ کیا ہے، اس کے ذرا Source کو دیکھیں کہ یہ کون کرارہا ہے اور کیوں ہورہا ہے؟ دس سال پہلے جب امریکہ یہاں

نہیں آیا تھا تو کوئی خود کش نہیں تھا، روس یہاں نہیں آیا تھا تو کوئی خود کش نہیں تھا اور ہم آرام سے بیٹھے ہوئے تھے، ہم آرام سے بیٹھے ہوئے زندگی بسر کر رہے تھے لیکن جب سے وہ یہاں آئے ہیں تو خود کشیاں بھی ہو رہی ہیں، مسلمان بھی مر رہے ہیں، مسلمان تباہ بھی ہو رہے ہیں، اقتصادی اعتبار سے تباہ ہو رہے ہیں، سیاسی اعتبار سے تباہ ہو رہے ہیں، یہ ہمارے لئے ذرا سوچ اور فکر کرنے کا موقع ہے اور ہمارے قائدین کو ذرا دیانتدارانہ اور مدبرانہ سوچ کرنا چاہیئے اور جب تک ہم تدبیر نہیں کرینگے، یہ ملک جس مقصد کیلئے بنا ہے جس طرح ہماری بہن نے کہا کہ یہ " **لاالٰہ الا اللہ**" پہ بنا ہے اور یہ حقیقت صحیح فرمائی انہوں نے کہ جب تک وہ مقصد ہم سامنے نہیں رکھیں گے تو ہمیشہ پٹتے رہینگے اور ہمیشہ ذلیل و خوار ہوتے رہینگے۔ بھئی کم از کم یہ تو بتائیں، بحیثیت مسلمان یہ تو کہیں کہ بھئی ہمارے پختون مر رہے ہیں، تم اگر چاہتے ہو افغانستان کو تباہ کرنے کیلئے، وہ کرو، اس کو بھی ہم نہیں چاہتے کہ کرو لیکن وہاں کرو، ہمارے مسلمانوں پر ڈرون حملوں کی شکل میں اور خود کش حملوں کی شکل میں یہ جو ہو رہا ہے تو یہ سارا امریکہ کی وجہ سے ہو رہا ہے، یہ ہمارے منہ میں انگلی ڈال رہے ہیں اور ہمارے مسلمان بھائیوں کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔ افغانستان کو دیکھو، عراق کو دیکھو اور اب سارے عرب ممالک میں جو لیبیا وغیرہ ہے، ان کو سامنے کل کہا ہے کہ ہم ان کے میزبان ہونگے اور وہ ہمارے مہمان ہونگے۔ ہماری قیادت کو ذرا سوچنا چاہیئے اور خدا کو حاضر ناظر جان کر سمجھنا چاہیئے کہ اگر دس سال بھی ہم نے ذرا احتیاط نہیں کیا تو یہ ہمیں تہس نہس اور ذلیل و خوار کرینگے، وہ خوار نہیں کرینگے، ہم خود خوار ہو جائینگے۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں اپنے قائدین کو کہ اس میں ذرا تدبر سے اس فاشسٹ اور ظالم طاقت سے اپنے آپ کو ایک جانب کرنے کیلئے ایک تدبرانہ پروگرام بنایا جائے۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ جی۔ پرنس جاوید صاحب۔

<u>جناب پرنس جاوید:</u> میں خداوند تعالیٰ کے مقدس اور جلالی نام سے شروع کرتا ہوں۔ شکریہ سپیکر صاحب، کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں امریکہ میں ہونے والے اس مکروہ حرکت کی جو ایک نام نہاد پادری نے کی ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ وہ پادری نہیں ہے بلکہ ایک شیطان ہے جس نے یہ حرکت کی اور ہمارے دنیا بھر کے عالم اسلام کے مسلمان بھائیوں کے دلی جذبات کو مجروح کیا، ہم اس موقع پر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نگہت بی بی! آپ اپنی سیٹ پہ بیٹھ جائیں بڑا انتشار، یہ دیکھو پرنس جاوید صاحب کتنے اہم موضوع پر بات کر رہے ہیں اور آپ بات کر رہے ہیں۔۔۔۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> سر، دستخط۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ بس صرف دستخط کریں آپ۔ اسرار اللہ خان! ادھر آپ اپنی سیٹ پر اس کو ڈرافٹ کریں اور دستخط کیلئے ان سب کو دے دیں۔

جناب پرنس جاوید: میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے صوبہ خیبر پختونخوا کے تمام مسیحیوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں کہ ایک خداوند تعالیٰ کی طرف سے بھیجی ہوئی الہامی کتاب قرآن شریف پر اس نے اپنے، اس نے جو گستاخانہ حرکت کی ہے، ہم دل کی گہرائیوں سے اپنے مسلمان بھائیوں کے جذبات کے ساتھ ہیں اور اس شیطان پادری کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ جب ہم پرائمری سکول، ہائی سکول، کالج اور یونیورسٹیوں میں پڑھتے ہیں تو پوری عزت کے ساتھ حدیث شریف اور قرآن شریف پڑھتے ہیں۔ میں نے خود 1985ء میں جب بی اے کا Exam دیا تو اسلامیات میں دیا اور قرآن شریف اور حدیث شریف کی مقدس آیات جو ہیں، (تالیاں) اس کا باترجمہ میں نے سوالات کئے تو Examiner کہتے تھے "چه دا اوگوره پرنس جاوید ته چه څومره شيښونه ئے د اسلاميات ډک کړی دی او تاسو خلق څه کوئ؟"، میرے سب سے زیادہ نمبر اسلامیات میں آئے اور آنحضرت ﷺ کی سیرت پاک پر میں نے بہت بڑا نوٹ لکھا اور زیادہ نمبر ملے۔ میں دل کی گہرائیوں سے آپ بھائیوں کے ساتھ ہوں، خیبر پختونخوا کے تمام مسیحی آپ کے ساتھ ہیں، ہم اس پادری کی شدید مذمت کرتے ہیں اور یو این او سے مطالبہ کرتے ہیں، حکومت کے ہیومن رائٹس کے جو بڑے ادارے ہیں، ان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس شیطان پادری کو سزا دے تاکہ دوبارہ کوئی جرات نہ کر سکے۔ چاروں الہامی کتابوں پر ہمارا ایمان ہے، تمام پیغمبروں کی ہم عزت اور احترام کرتے ہیں، یہ ایمان ہے ہمارا اور ہم کبھی سوچ نہیں سکتے اور دوسرا یہ بتانا چاہتا ہوں کہ Harmony dialogue کا میں سنٹرل وائس چیئرمین ہوں اور ہمارے سابق وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی صاحب کے بھائی ہمارے چیئرمین ہیں۔ ہم تو اپنے وطن میں بھائیوں کی طرح رہ رہے ہیں، یہ وطن خداوند تعالیٰ نے دیا ہے، ہمارے بزرگوں کا ہے، اس مٹی میں ہم پیدا ہوئے ہیں اور ہم آگے بڑھنا چاہتے ہیں کیونکہ ہمارے غم و خوشیاں ہمارے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ہیں۔ اس واقعے میں ملوث اس شیطان پادری کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: Thank you. Mian Ifthikhar Hussain Sahib, honourable Minister for -----

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جناب سپیکر! ایک منٹ مجھے بھی موقع دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ ایک منٹ بیٹھ جائیں۔ جی۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: شکریہ۔جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر!میں بھی بولنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ اس بی بی کے بعد۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جناب سپیکر، یہ بات قابل مذمت ہے اور ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ قرآن جو پادری نے جلایا ہے، یہ تو بے شک ایک کمزور سا، کمزور سے کمزور ترایمان بھی جس مسلمان کا ہوتا ہے، اس کی غیرت کا بھی تقاضہ ہے لیکن زیادہ افسوس اور سوچ کی بات یہ ہے کہ ہماری مسلم امہ کیا کر رہی ہے؟عرب ممالک اور تمام مسلمان متحد کیوں نہیں ہو جاتے ہیں؟ یہ تو انہوں نے ہمیں چیلنج کیا ہے، انہوں نے اپنی طاقت اور مسلمانوں کی کمزوری دکھائی ہے۔ اب جس طرح سے تمام یورپی ممالک اکٹھے ہو گئے ہیں، Unite ہو گئے ہیں لیبیا پر حملہ کرنے کیلئے لیکن مسلمانوں کی غیرت کیوں نہیں جاگتی، خاص طور پر عرب ممالک؟اور دنیا میں مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد ہے جیسا کہ امام خمینی نے فرمایا کہ تمام مسلمان اگر ایک ایک بالٹی پانی بھی اسرائیل پر ڈال دیں تو اسرائیل ڈوب جائے گا۔ تو یہ تو شیطانی قوتیں ہیں، اسرائیل ہو، امریکہ ہو یہ تو چلتا رہے گا اور یہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہوتا رہے گا جب تک کہ مسلمانوں میں غیرت پیدا نہیں ہو گی، مسلمان خود اس کا دفاع نہیں کرینگے تو اس طرح سے تو ہوتا رہے گا۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر۔ سر، میں مشکور ہوں اور یقیناً جس طریقے سے میرے، آپ کے اور اس سارے ہاؤس کے جذبات مجروح ہوئے ہیں، اس پر ہم جتنی بھی تقریریں کریں تو وہ کم ہیں۔ ہمارا ایک مذہبی فریضہ بھی ہے لیکن سر، صرف ہمیں دکھ یہ ہوتا ہے کہ امریکہ میں جب بھی کوئی گورنمنٹ آتی ہے تو، اس سے پہلے گورنمنٹ تھی تو اس کا یہ خیال تھا کہ انہوں نے Clash of civilization کے نام پر جو صلیبی جنگوں کا نام دیا تھا اور پھر یہ کہا تھا کہ مطلب ہے، یہ دو آئیڈیاز ہیں جن کی جنگ ہے۔ جب اوبامہ صاحب آئے تو انہوں نے کہا تھا کہ نہیں، میں اس تاثر کو ختم کرونگا اور وہ اسلام کیلئے اچھا پیغام لے کر آئے ہیں اور جب انہوں نے حلف لیا تو باراک حسین اوبامہ کے نام سے حلف لیا لیکن آج ہم دیکھتے ہیں کہ صرف آزادی کے نام پہ اگر اس قسم کے اختیارات وہ اپنے شہریوں کو دیں گے، آج یہ ایک پادری نہیں ہو گا، کل اس میں اور طرح کے واقعات ہونگے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں تو اس چیز پر Protest کرنا چاہیئے یا

پھر یہ ہے کہ نئی بوتل میں پرانی شراب ہے۔ امریکی حکومت وہی ہے، امریکہ کی سوچ وہی ہے، وہ ری پبلکنز ہوں یا ڈیموکریٹس ہوں، جب بھی اگر اسلام کے خلاف ان کی کوئی بات ہوتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ Personal freedom ہے اور ہم اس کو چھیڑ نہیں سکتے، نیویارک میں بھی اس قسم کی باتیں ہوئیں لیکن انہوں نے اس وقت اس کو روک دیا تھا۔ آج جو واقعہ ہوا ہے تو یقیناً ان کی آشیر باد سے ہی ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس پر اگر ہم جتنی بھی تقریریں کریں، وہ کم ہونگی۔ جیسا کہ اس ہاؤس میں ایک Consensus بھی بن رہا ہے کہ ایک پرزور مذمتی قرارداد ہم بھیج دیں کیونکہ اول و آخر سر، شدت پسندی کے خلاف جو جنگ جاری ہے جس کو آئیڈیاز کی جنگ کہی جارہی ہے، یہ یقیناً اس قسم کی حرکتوں سے متاثر ہوگی کیونکہ اگر آج ہم پرزور احتجاج نہیں کرسکے تو کل کو ہم یہ پیغام دیں گے کہ جیسے اس گورنمنٹ پر یا منتخب نمائندوں پر یہ لیبلز لگائے جارہے ہیں کہ وہ امریکہ کے سامنے بے بس ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر اسلام کے درجے بھی دیکھیں تو یہ ہے کہ اگر ہاتھ سے آپ کا اختیار ہے تو ہاتھ سے برائی کو روکیں، اگر نہیں تو زبان سے اور اگر وہ بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے برا سمجھیں، تو کم از کم ہماری استطاعت اتنی یقناً ہے کہ ہم اس کو زبان سے برا کہہ سکتے ہیں اور ہمیں ایک پرزور قرارداد لانی چاہیئے۔ شکریہ سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب، آنریبل میاں افتخار حسین صاحب، انفارمیشن منسٹر، پلیز۔

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات):</u> ڈیرہ مہربانی جی۔ سب سے پہلے تو یہ کہ بہت ساری باتیں ہوئی ہیں، میں دہرانا نہیں چاہونگا۔ احساسات اور جذبات ہمارے ایک جیسے ہیں اور بحیثیت مسلمان تو ہم اظہار کر بھی چکے ہیں لیکن ہمارے اقلیتی بھائیوں نے جس انداز میں اظہار کیا تو ہم ان کے تہہ دل سے مشکور بھی ہیں اور یہ ایک Unity کا پیغام بھی ہے کہ ساری دنیا تک ہمارا یہ پیغام پہنچے۔ کچھ باتیں ایسی ہیں کہ مذہبی حوالے سے تو اس میں کوئی شبہ نہیں ہے، نہ ذو معنی ہیں کہ ہم جس طریقے سے بھی اس کی مذمت کریں، وہ کم ہے لیکن کچھ سیاسی پہلو بھی ان کو مدنظر رکھنا ضروری ہے اور ہمیں بہت سارے مسائل کو خلط ملط نہیں کرنا چاہیئے، شاید ہم ان لوگوں کے ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں جو ہمارے مسائل کو الجھا رہے ہیں اور وہ اس انداز میں ہمارے جذبات کو چھیڑتے ہیں کہ ہم پھر سب کچھ بھول کر وہی انداز اپنا لیتے ہیں جو ہمارے دشمن چاہتے ہیں، لہذا ہمیں بڑے ہوش و حواس سے کام لینا ہے۔ میرے بھائی اسرار نے ایک اشارہ کیا کہ ہمیشہ دہشت گردی کو ہوا دینے کیلئے ایسی ہی حرکتیں کی جاتی ہیں اور بحیثیت مسلمان اور ایک عقیدت مند کی حیثیت سے ہم لوگ پھر سب کچھ بھول جاتے ہیں اور وہ حرکات کر جاتے

ہیں کہ اپنے لئے بھی نقصان دہ ہوتا ہے اور دنیا کیلئے بھی۔ سب سے پہلے جو ریمنڈ کا نام لیا گیا، ریمنڈ ڈیوس کا تو کوئی مسئلہ تھا ہی نہیں، کیوں مسئلہ بنایا گیا؟ اسلئے بنایا گیا کہ اس کے پس پشت کچھ فیصلے کرنے تھے ورنہ اس سے قبل بھی اس طرح کے واقعات ہوئے تھے، کوئی مسئلہ نہیں بنا تھا اور میں یہ بتاتا چلوں کہ اس کے بعد ہونگے تو بھی مسئلہ نہیں بنے گا۔ اس کو مسئلہ ارادتاً طور پر اسلئے بنایا گیا کہ کچھ خفیہ مسائل حل کرنے تھے، ہم نہ سمجھے، ہم نے نا سمجھی میں وہی فضا قائم کی کہ وہ خفیہ مسائل حل ہوئے تو ریمنڈ ڈیوس کا مسئلہ بھی حل ہوا، ہم دیکھتے رہ گئے۔ اب ہم اس مسئلے کو اس طرف لے جا رہے ہیں کہ لیبیا، تو کیا ہم اپنے مسلمان اپنی نیتوں پر اپنا ہی کچھ جائزہ لے سکتے ہیں؟ کیا مغرب کے حکمرانوں نے، عرب کے حکمرانوں نے تیس تیس سال، چالیس چالیس سال امن کے زمانے میں دنیا کو کیا دیا؟ کیا سماجی انصاف دیا؟ کیا لوگوں کو بنیادی حقوق دیئے کہ ایک مرد کے ہاتھ میں تمام قوت کو اسلام کے نام پر لیکر لوگوں کا اور انسانیت کا خون کرتے رہے؟ آج قدرت ان سے ایک انتقام لے رہی ہے اور وہ اس نہج پر پہنچ چکے ہیں کہ اگر وہ اپنے طور پر انسانیت کی خدمت کرتے تو آج دنیا میں مثال بن جاتی لیکن وہ درندوں کے حساب سے تیس تیس اور چالیس چالیس سال، آخر ہم کس دور میں رہ رہے ہیں کہ ایک مرد کے قبضے میں اور اب ڈر کے مارے لوگ تبدیلیاں بھی لا رہے ہیں، سب کچھ کر رہے ہیں، ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے اعمال کا نتیجہ ہے، اگر آج ہمارے عرب حکمران امن کے زمانے کا فائدہ اٹھاتے اور اپنا قبلہ درست کرتے تو کسی کو یہ جرات نہ ہوتی کہ ان کے خلاف آنکھ اٹھاتے، اس مسئلے کو اس طرف لے جانا ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ان کے اعمال کا نتیجہ ہے لیکن کسی بھی ملک کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ کسی دوسرے ملک میں مداخلت کرے، یہ کسی طور کسی کو اجازت نہیں دی جا سکتی کہ باہر سے کوئی آ کر ان کے ملک میں مداخلت کرے اور یہ کہے کہ اس نے لوگوں کو مروایا اور تم لوگوں کو مروا کر نظام اپنے لئے اپنے مفادات کی بات کرتے ہو۔ عرب حکمرانوں نے بھی اپنے مفادات کیلئے انسانیت کا خون بہایا اور مغرب کے حکمران بھی اپنے مفادات کیلئے انسانیت کا خون بہاتے ہیں۔ لہذا ہم ان دونوں رویوں کی مذمت کرتے ہیں، ہم ان دونوں میں سے کسی کا ساتھ نہیں دے سکتے، نہ شہنشاہیت کا ساتھ دے سکتے ہیں اور نہ بربریت کا ساتھ دے سکتے ہیں، لہذا اس مسئلے کو اس طرف لے جانے کی ہم ہرگز کوشش نہیں کریں گے اور ہم یہی کہیں گے کہ آج جب امریکہ میں یہ بات ہوئی ہے اور امریکہ اس دنیا کا سپر پاؤر ہے تو اس بات پر اس کو معاف نہیں کیا جا سکتا کہ یہ تو بشری آزادی ہے، جو کچھ بھی وہ کہے، کسی بھی بشر کو یہ آزادی حاصل نہیں ہے کہ وہ دوسرے بشر کے جذبات سے کھیلے، یہ ہمارے جذبات ہیں، یہ ہمارے احساسات

ہیں، یہ ہمارا عقیدہ ہے اور ہم دنیا میں کسی کو یہ اجازت نہیں دے سکتے کہ وہ ہمارے جذبات سے کھیلے، نہ ہم اپنے آپ کو یہ اجازت دیتے ہیں کہ ہم کسی کے جذبات اور عقیدے سے کھیلیں، ہم آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اس حدیث پر قائم ہیں کہ " جو لوگ اپنے عقیدے کا احترام کروانا چاہتے ہیں تو دوسروں کے عقیدے کا احترام کریں گے"۔ لہذا ہم دنیا بھر کے تمام عقیدوں کا احترام کرتے ہیں لیکن اس بنیاد پر کہ وہ ہمارے عقیدے کا احترام کریں گے۔ ہمارا قرآن جو آسمان سے اتری ہوئی کتاب ہے، آج اس کی مثال نہیں ملتی اور شاید دنیا میں یہ واحد کتاب ہے جو سینوں میں ہے، وہ امن سے اور ہمارے سینوں میں وہ محفوظ ہے۔ شاید دنیا کی کوئی ایسی کتاب نہیں، تم لاکھ بے حرمتی کرو، تم لاکھ ہمیں مرواؤ، ہمارے دلوں میں قرآن موجود ہے جب تک ہم اس دنیا میں موجود ہیں۔ کوئی بھی قرآن کی بے حرمتی اس انداز میں نہیں کر سکتا لیکن جب وہ ہمارے جذبات سے کھیلتے ہیں تو میں ان سے دست بستہ یہ گزارش کرونگا کہ وہ اس مسئلے کو الجھانا چاہتے ہیں کہ آج دنیا میں بڑی تبدیلی آ رہی ہے، آج دنیا کروٹ لے رہی ہے، آج انقلاب کا ایک زمانہ چل پڑا ہے، لہذا یہ واقعہ ارادتاً کروایا گیا ہے کہ ہماری نظریں ہٹ جائیں اور اس واقعے پر لگ جائیں۔ لہذا ہم اس پر بھی نظر رکھیں گے اور اس پر بھی نظر رکھیں گے کہ ہم دشمن کے ارادوں کو کامیاب بھی نہیں ہونے دینگے اور اپنے قرآن کی بے حرمتی کو کسی طور برداشت بھی نہیں کریں گے۔ آج ہم نے خیبر پختونخوا کی اسمبلی پر یہ آواز اٹھائی ہے (تالیاں) اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری مرکزی حکومت نے سفارتی طور پر یہ آواز اٹھائی ہے۔ ہم دنیا بھر کی انسانیت کے احترام پر جو انسانیت پر عقیدہ رکھتے ہیں، ہم ان تمام لوگوں سے اپیل کرتے ہیں کہ اس قسم کے ہتھکنڈوں کو روکا جائے اور اگر اس پادری کو مثالی سزا دی گئی تو پھر کوئی اور ایسی حرکت نہیں کرے گا۔ لہذا میں اسی پر اکتفاء کرونگا کہ تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھیں، چونکہ یہ پارلیمنٹ ہے، ہم سے لوگوں نے بہت سارے توقعات وابسطہ کر رکھے ہیں لہذا کسی مسئلے کو اس طرف لے جانا، آج جس دہشت گردی کی طرف اشارہ کیا گیا، آپ اس کے پس منظر میں جانا چاہیں گے کہ فلاں آیا اور فلاں آیا تو یہاں پر جب امریکہ آیا تو ہم نے مخالفت کی یہیں اور جب روس کے وقت امریکہ نے یہاں پر دہشت گردوں کو پنپنے دیا تو ہم نے مخالفت کی، جب ہم نے ابتداء میں امریکہ سے تعلقات بنوانے چاہیں تو ہم نے مخالفت کی اور ہم پچاس سال جیل کاٹتے رہے، ہماری جائیدادیں ضبط ہوتی رہیں اور امریکہ کی مخالفت میں ہمیں سزائیں دی جاتی رہیں لیکن آج جب پچاس سال تک یہ سب کچھ ہوتا رہا، دہشت گردی ہوتی رہی اور دہشت گردی کو تقویت دیتے رہے تو لوگ خاموش رہے، آج جب ہم مرکٹ رہے

ہیں اور امریکہ نے جن دہشت گردوں کو تیار کر رکھا ہے، آج اگر وہ خود ان کو ختم کرنا چاہتے ہیں تو ہم کیوں مخالفت کریں؟ جب ان دہشت گردوں کو انہوں نے بنایا ہے، آج جب وہ ختم کر رہے ہیں تو یہ ہمارے لئے خوشی کی بات ہے کہ ہم نے کل جو کہا تھا کہ دہشت گردوں کو تم یہاں پر پنپنے دے رہے ہو تو غلط کر رہے ہو، آج وہ غلطی پر پچھتا کر اس کا خاتمہ کر رہا ہے تو یہ ہماری پالیسیوں کی کامیابی ہے، لہذا اس دوران جو دہشت گردی یہاں پر ہو رہی ہے تو ہم اس کے خلاف ہیں اور رہیں گے کیونکہ یہ ہماری دھرتی کے خلاف ہیں، ہمارے بچوں کے مستقبل کے خلاف ہیں، ہماری ماؤں اور بہنوں کی عزت کے خلاف ہیں، ہمارے آباواجداد کی پگڑیوں کے خلاف ہیں، ہماری مسجدوں اور امام بارگاہوں کے خلاف ہیں۔ لہذا اس واقعے پر ہمیں درد ہوا ہے اور ہم اس کی شدید مخالفت کرتے ہیں۔ اسی طرح دہشت گردی کے خاتمے کیلئے ہم اپنا یہ جہاد جاری رکھیں گے، مرتے دم تک جاری رکھیں گے اور ہماری جان چلی جائے گی لیکن ہم اپنی دھرتی کو محفوظ کرنے کیلئے اس دہشت گردی کے خلاف رہیں گے۔ بڑی مہربانی۔

(تالیاں)

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ میاں صاحب۔

<u>جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}</u>: سپیکر صاحب! ما تہ یو منٹ اجازت دے چہ زۂ پہ دے باندے یو څو خبرے اوکړم؟

<u>جناب سپیکر</u>: بس جی، لږ مختصر بہ کوئ۔ بسم اللہ جی۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: زۂ ډیر اوږدے نہ کوم۔

<u>جناب سپیکر</u>: او ډیر مختصر جی۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: سپیکر صاحب، د ټولو نہ مخکښے خو زۂ د خپل اقلیتی ورونړو ډیر زیات شکر گزار یمہ چہ د کوم جذباتو اظہار دوئ اوکړو او څنګہ چہ دوئ اووئیل، زۂ د دوئ ډیرہ ستائنہ کوم چہ دوئ داسے Condemn کړلو هغہ پادری ټیری جونز چہ دے، هغلتہ امریکہ داسے وائی چہ زمونږ د آزادئ اظہار دے نو د آزادئ اظہار چہ دے، د هر یو شی یو طریقہ وی، د هر یو شی یو Limit وی او چہ کوم سړے د Limit نہ زیات شی نو پکار دہ چہ د هغہ خلاف سخت نہ سخت ایکشن واغستے شی۔ سپیکر صاحب، مونږہ د ټلورو واړو کتابونو احترام کوؤ، مونږ د زبور احترام هم کوؤ، مونږ د انجیل احترام هم کوؤ او مونږ د

تورات هم احترام کوؤ خو قرآن کریم زمونږه داسے مقدس کتاب دے چه د دے څلورو واړو ذکر پکښے هم شته نو پکار دا ده چه د دے خو ډیر احترام کول غواړی خو بیا دا چه یو قرآن کریم چه څوک اوسوزوی او د هغے نه پس د هغه دا خیال وی چه بے حرمتی اوکړی او زمونږ دا مسلمانان به خپلو کښے د یو بل ګریوان ته لاس واچوی او د هغه خلقو هغه سوچ او د هغوی کوشش دا دے چه مسلمان د تقسیم شی، پښتون د تقسیم شی، دغه علاقه کښے حالات داسے پیدا شی چه پاکستان خپلو مسائلو کښے ډوب شی او اخوا چه د هغه نظر نورو حالاتو ته چه کوم دنیا بدلیږی، هغے ته د پاکستان د حکمرانانو او د عوامو هغه شان نظر لاړ نه شی نو دا د بے اتفاقئ د پاره کوی۔ زۀ ستاسو په وساطت خپل ټول سیاسی، اسلامی جماعتونو ته هم خواست کوم چه دا یو سازش هغوی کوی، څنګه چه امریکه ده، د هغے کوشش دا دے چه مسلمانان خپلو کښے اوجنګیږی او د دے جنګ د پاره هغوی داسے داسے حرکتونه اوکړی چه مونږ د پاره پرابلم جوړوی نو مونږ ته پکار دی چه مونږ دے وخت کښے د اتحاد نه بغیر، کوم چه میاں صاحب ذکر اوکړو، دا دهشت ګردی مونږ نه شو کنټرول کولے کوم وخت پورے چه مونږ ټول یو نه شو، کوم وخت پورے چه مونږ ذهنی طور باندے دا اونه منو چه دا دهشت ګرد دی او دا زمونږ د ملک دشمنان دی، زمونږ د پښتنو دشمنان دی، زمونږ د عوامو دشمنان دی نو هغه وخت پورے مونږ دوئ باندے قابو نه شو اغستے نو زما دا ریکویسټ دے سپیکر صاحب چه داسے کوم کارونه کیږی یا داسے حالات پیدا کول غواړی چه زمونږ خپلو کښے بے اتفاقی راشی، مونږ دلته جلوس اوکړو، جلسه اوکړو، روډونه بند کړو بیا د تخریب هغه اوکړو، هورونه اولګوؤ، جائیدادونو ته نقصان ورکړو نو دا فائده چا ته رسی، دا فائده خو هغه خلقو ته رسی چه هغوی غواړی چه مونږ په خپلو کښے اوجنګیږو او د پاکستان چه کوم حیثیت چه دے هغه د کمزورے شی او د هغوی خوښه نه ده چه زمونږ دا نیوکلیئر هغه د، د یورپ او د امریکے په ذهن باندے زمونږ دا نیو کلیئر ښه نه لګی، د هغوی کوشش دا دے چه پاکستان د Destabilize state declare کړے شی او دوئ نه د دا Nuclear device واغستے شی۔ زۀ خپلو ټولو عوامو ته خواست کوم چه مهربانی اوکړئ چه داسے حالات هغوی کوم مونږ له

پیدا کوی نو هغے کښے مونږ ته پکار دی چه خپل سوچ اوکړو او د خپل ملک سوچ اوکړو، د خپلو عوامو سوچ اوکړو او د حالاتو مطابق کار اوکړو۔ مونږ چرته د دهشت نه خلاصیږو نو خدائے رابانديے سیلاب راولی او چه د سیلاب نه خلاصیږو نو یو نه یو پرابلم چرته مونږ ته پیدا شی۔ زهٔ دا خواست کوم چه دا مونږ Condemn کوؤ، ډیر زیات مذمت ئے کوؤ خو زهٔ تاسو ته عرض اوکړم، دا د قرآن کریم یو معجزه ده سپیکر صاحب، زما خیال دے دا یو کتاب به ځوک هم چه حفظ کولے نه شی، دا ورکوټے غوندے لس صفحے هم ځوک Word by word نه شی وئیلے خو دا د قرآن کریم معجزه ده چه دومره لوئے کتاب دے، څلویښت سیپارے دی خو لکھونو کسان چه دی، هغوی خپلو مغزو کښے او خپل زړهٔ کښے محفوظ کړے دے او د هغے محفوظ دا دغه دے چه یو وخت کښے داسے وو چه یو داسے لعین ملعون هم پیدا شوے وو، هغه ټول قرآنونه اوسوزول خو د هغے باوجود د خدائے داسے خلق پیدا شول چه هغه د دریاب په غاړه ناست وو، د قرآن کریم حفظ ئے کولو نو سپیکر صاحب، زمونږ قرآن کریم دومره عظیم کتاب دے او د دے دومره اهمیت دے چه دا د ټولے دنیا د پاره یو مشعل راه دے، دا د ټول انسانیت د پاره مشعل راه دے-----

(قطع کلامی)

<u>سینئیر وزیر (بلدیات)</u>: جی؟

<u>جناب سپیکر</u>: لس سیپارے د زیاتے کړے۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات)</u>: اچھا دیرش سیپارے۔

<u>جناب سپیکر</u>: بشیر بلور صاحب! دیرش سیپارے دی۔ (قہقہہ)

<u>سینئیر وزیر (بلدیات)</u>: اچھا، Sorry ما دیرش وئیلے دی که، خیر خیر I am sorry for that.

<u>جناب سپیکر</u>: دا مذهبی جذباتو کښے سړے راشی، هغه خو راځی، دا غلطی کیږی۔

<u>سینئیر وزیر (بلدیات)</u>: زهٔ سپیکر صاحب، وایم چه دا دیرش سیپارے چه دی، دا داسے دی چه دا ځوک نه شی حفظ کولے۔ زهٔ وایم چه یو کتاب ځوک نه شی حفظ کولے خو دا د قرآن کریم یو معجزه ده چه دیرش سیپارے چه دی، هغه خپل

زړهٔ کښې او خپلو دماغو کښې خلقو حفظ کړې دی او که دا دنیا ورته اولګی او ټوله دنیا دا قرآن کریم خدائے مه کړه، خدائے مه کړه، خدائے مه کړه اوسوزوی نو دا د خلقو دماغو او زړهٔ کښې چه دے نو دا به چرته ځی؟ زهٔ دا خواست کوم سپیکر صاحب چه مونږ دا قرارداد هم پیش کړو او دا هم خواست کوم تاسو ته، په دے باندے دے ټولو پارټو ته خواست کوم، اسلامی جماعتونو ته خواست کوؤ، د خپل پاکستان ټول اولس ته خواست کوم چه د خدائے د پاره داسے حالات د نه پیدا کوی چه مونږ د اتحاد کوشش کوؤ او بیا دا نفرت او نور زیاتے داسے پیدا نه شی چه زمونږ دا عظیم مقصد چه دے ، هغه د Terrorism جنګ چه دے چه هغے کښے مونږ ناکام نه شو۔ خدائے د اوکړی چه مونږ یو ځائے شو او د دے دهشت ګردئ کوم جنګ چه دے چه دیکښے مونږ ګټه اوکړو۔ سپیکر صاحب! یو خواست به زهٔ نور هم اوکړم چه دا مونږ دا قرارداد پاس کوؤ او یو ریکویسټ تاسو ته دا کوؤ چه جاپان کښے کومه زلزله راغلے ده، کومه تباهی راغلے ده او جاپان همیشه زمونږ د ملک سره امداد کړے دے ، کوم وخت چه دا سیلاب راغلے وو، هم ئے امداد کړے دے ، ډیویلپمنټ کارونه ئے هم زمونږ د صوبے د پاره کړی دی، د هغے د پاره به هم مونږه قرارداد راولو، مهربانی اوکړئ چه هغے ته هم اجازت راکړئ چه مونږ هغه قرارداد هم پاس کړو۔

جناب سپیکر: میں ان تمام۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! جیسا کہ بشیر بلور صاحب نے کہا کہ یہ قرارداد اس سلسلے میں پیش کی جائے۔

جناب سپیکر: ہں؟

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب عبدالاکبر خان: پاکستان پیپلز پارٹی کی جی، وہ جو پالیسی ہے، وہ پرنس جاوید صاحب نے نہ صرف مینارٹی بلکہ پیپلز پارٹی کی پالیسی بھی یہاں پر بیان کی تو میرے خیال میں اس کی ڈیٹیل میں ضرورت نہیں ہے، یہ قرارداد چونکہ سب پارلیمنٹری پارٹیز نے Approve کر دی ہے تو میں رول 240 کے تحت رول 124 کی Relaxation کی اجازت چاہتا ہوں کہ یہ رول Relax کیا جائے تاکہ ہم یہ قرارداد پیش کر سکیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ میں ان تمام معزز اراکین سے معذرت کرتا ہوں کہ یہ اتنا اہم موضوع ہے کہ اس پر آپ کے ساتھ ساتھ میرا دل بھی چاہتا ہے کہ میں اس پر گھنٹوں تک بولوں لیکن چونکہ آج آپ کو معلوم ہے کہ جمعہ کا مبارک دن ہے اور نماز کا وقت بھی قریب آ رہا ہے تو وقت کی کمی کی وجہ سے میں آپ سب کو جنہوں نے درخواستیں بھیجی تھیں، جنہوں نے اس موضوع پر بولنا تھا، میں آپ سے معذرت کرتا ہوں۔ میرے خیال میں اگر ایک ہی، ایک ہی بندہ، ایک ہی آدمی سب کی طرف سے، پورے ہاؤس کی طرف سے تو Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Members? The honourable Member, to move his resolution from the whole Assembly? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The honourable Member is allowed to move the resolution on behalf of the the whole Assembly.

قرارداد

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو جی۔ جناب سپیکر، اس ریزولیوشن پر نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ، بشیر بلور صاحب، ڈاکٹر اقبال فنا، اسرار اللہ گنڈاپور صاحب، ثاقب اللہ چمکنی صاحب، آصف بھٹی صاحب، پرنس جاوید صاحب، عنایت اللہ خان جدون صاحب، میاں افتخار حسین صاحب اور اس ناچیز کے دستخط ہیں۔

جناب سپیکر! اس اسمبلی کے تمام منتخب نمائندے اس ملعون پادری کے کافرانہ اقدام اور الفاظ کی شدید مذمت کرتے ہیں اور مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ امریکی سفیر کو طلب کر کے ہمارے جذبات سے آگاہ کرے اور ان پر واضح کرے کہ آئندہ امریکی حکومت نے ایسے گھناؤنے واقعات کا سد باب نہ کیا تو اس سے صوبہ کے عوام کے جذبات مشتعل ہونگے۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favor of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. (Applauses) Second resolution: Israrullah Khan Gandapur Sahib, to please move the resolution.

Mr. Israrullah Khan Gandapur: Thank you Sir. This Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa extends its deep sympathies to the people and Government of Japan on recent havoc earthquake. The Government of Japan played vital role in the development of Pakistan in general and Khyber Pakhtunkhwa in particular, hence the people of this Province through their chosen representatives acknowledge its valuable contribution. Now in this hour of need this Provincial Assembly resolves that we are standing shoulder to shoulder with earthquake hit deserving people of Japan and urge the Federal Government to extend all out assistance to the Government and people of Japan.

اس میں بلور صاحب کے بھی دستخط ہیں، اگر وہ پڑھنا چاہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایک ہی ٹھیک ہے۔ سب کے نام خالی پکاریں جن کے نام لکھے گئے ہیں۔

The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

اب یہ کہ چند سٹوڈنٹس کا ایک گروپ آیا تھا، جو اقراء یونیورسٹی کا بل سلیکٹ کمیٹی کو حوالے کیا گیا تھا ان کی ایجوکیشن کا، وہ اپنی فریاد لے کر آپ ممبران صاحبان کیلئے آیا تھا اور سلیکٹ کمیٹی کو پندرہ دن میں رپورٹ Submit کرنا تھی جو نہ کر سکی۔ اسمبلی نے قرارداد کے ذریعے اس کا وقت مئی تک زیادہ کیا تھا لیکن کمیٹی نے اب تک رپورٹ Submit نہیں کی اور اگر مئی تک یہ بل پاس نہ ہوا تو صوبہ ایک بڑی یونیورسٹی، ایک بڑے تعلیمی ادارے سے محروم ہو جائے گا۔ اب قاضی صاحب! مئی تک ان کا ٹائم ہے، آپ کو پندرہ دن کی مہلت دی گئی تھی، پورے ہاؤس کی طرف سے آپ کی سلیکٹ کمیٹی کو حوالے کیا گیا تھا اور پندرہ دن میں رپورٹ مانگی گئی تھی۔ اب اس کا حل کیا ہو گا، آپ ہاؤس سے اس کو مزید Extension دینا چاہ رہے ہیں؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، آپ کی بات صحیح ہے کہ اس ہاؤس نے وقت دیا تھا اور یہ تقریباً میرے خیال میں ہر کمیٹی کو جو Matter ریفر ہو جاتا ہے تو وہ بعض اوقات In time اپنی رپورٹ Submit

نہیں کرتی اور جب بھی وہ کمیٹی Submit کرتی ہے تو اسی وقت وہ Extension کیلئے ریکویسٹ کرتی ہے کہ ان کو Extension دی جائے۔ آپ اگر ابھی Extension دینگے تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا جب رپورٹ آئیگی تو اسی وقت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! مئی تک بل کا ٹائم ختم ہوگا۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، مطلب یہ ہے کہ یہ ضروری تو نہیں ہے کہ مثال اگر وہ اس ٹائم میں رپورٹ پیش نہیں کر سکے تو کیا ہم پھر اس کے بعد رپورٹ نہیں پیش کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: Definitely یا تو ان کو جولائی تک یا آگے۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: سر، میری اس میں گزارش یہ ہے کہ وہ چونکہ بل تھا، اس پر جو باتیں ہوئی تھیں، وہ دو حوالوں سے تھیں، ہم نے ان سے یہ کہا تھا کہ اس قسم کی لیجسلیشن یا مارشل لاء میں ہوئی ہے یا ایمرجنسی میں ہوئی ہے تو چونکہ جمہوری سیٹ اپ ہے اور ہم بعض چیزوں پر Convince ہونا چاہتے ہیں تو مہربانی کر کے آپ کلیئر کریں، یقیناً کچھ مصروفیات ان کی ایسی تھیں جن کی وجہ سے وہ میٹنگ نہیں ہوئی۔ میری صرف اس میں گزارش یہ ہے کہ اگر کوئی Time barred period آئیگا تو اس کو Retrospective effect دیا جا سکے گا اور وہ جو Intervening period ہوگا، اس کو ہم Cover کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: د بل Extension ممکن د ے ؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈا پور: نہیں سر، وہ Intervening period جو ہوگا، Retrospective effect دے دینگے۔

جناب عبدالاکبر خان: اس امنڈمنٹ کو آپ Re promulgate نہیں کر سکتے اور اس کے تحت آپ صرف Extension کی ریزولیوشن لا سکتے ہیں اور وہ یہ ہاؤس Already لا چکی ہے، اس ہاؤس نے ریزولیوشن کے ذریعے ان کو Extension دی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو مئی میں ختم ہو رہی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: لیکن جناب، 22 مئی کو بہت ٹائم ہے، ہو سکتا ہے اس وقت حکومت ایک اور اجلاس بلالے اور اسی میں اس بل کو پاس کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: قاضی صاحب! بڑے انسٹی ٹیوٹ کے Future کا سوال ہے، ہزاروں بچوں کا سوال ہے۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر! بالکل آپ ٹھیک فرما رہے ہیں، اس کمیٹی نے بڑی کوشش کی تھی اور ہم نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: No doubt, no doubt، اس میں کوئی شک نہیں ہے، یہ ٹیکنیکل مسئلہ ہے کہ Promulgate دوبارہ نہیں ہو سکتا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی سر، یہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد میرے خیال میں اس میں یہ شق رکھی گئی ہے کہ آرڈیننس ایک دفعہ ہو جائے تو پھر اس کو دوبارہ نہیں کر سکتے لیکن جیسا کہ عبدالاکبر خان نے کہا تو ہم اس کی رپورٹ کو جلد از جلد Finalize کر کے تیار کر لیں گے اور اس پیریڈ میں اگر اجلاس آیا تو اس میں انشاء اللہ تعالیٰ اس بل کو پاس کر دینگے جی۔

جناب سپیکر: بس یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ اس اچھی یونیورسٹی کے Future کو بچالیں۔ اجلاس نہ آئے تو آپ کی ذمہ داری ہے، آپ کو ڈائریکشن دی جاتی ہے کہ اس مسئلے کو، اس ایشو کو Resolve کریں کیونکہ میں ابھی اجلاس کو، اس کے آرڈر پہ جا رہا ہوں، اس کیلئے سپیشل بلانا ہے، اجلاس بلانا ہے، جو کچھ بھی کرنا ہے تو یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اگر آپ اجلاس کو تھوڑا سا چلالیں تو میں روک سکتا ہوں مطلب ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: حکومت کی ذمہ داری ہے۔

"In exercise of the powers conferred by Clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, Barrister Masood Kausar, Governor of the Khyber Pakhtunkhwa, do hereby order that the Provincial Assembly shall on completion of its business fixed for the day stand prorogued on Friday, the 25th March, 2011 till such date as hereafter be fixed." Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)